بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 67

شمارہ 30

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن، 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

12/ذوالقعدہ 1439 ہجری قمری • 26/وفا 1397 ہجری شمسی • 26/جولائی 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ○

(سورۃ البقرۃ :262)

ترجمہ: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20/جولائی 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

سنبھل کر قدم رکھو اور خوب پڑتال کر کے کوئی کام کرو اور خدا سے مدد مانگو کیونکہ تم اندھے ہوا یسا نہ ہو کہ عادل کو ظالم ٹھہراؤ اور صادق کو کاذب خیال کرو اس طرح تم اپنے خدا کو ناراض کر دو اور تمہارے سب نیک اعمال حبط ہو جاویں

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

قرآن شریف نے تمہارے لئے بہت پاک احکام لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ تم شرک سے بکلی پرہیز کرو کہ مشرک سرچشمہ نجات سے بے نصیب ہے۔ تم جھوٹ نہ بولو کہ جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے۔ قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ صرف بدنظری اور شہوت کے خیال سے نامحرم عورتوں کو مت دیکھو اور بجز اس کے دیکھنا حلال۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ دیکھ نہ بدنظری سے اور نہ نیک نظری سے کہ یہ سب تمہارے لئے ٹھوکر کی جگہ ہے بلکہ چاہئے کہ نامحرم کے مقابلہ کے وقت تیری آنکھ خوابیدہ رہے تجھے اس کی صورت کی کچھ بھی خبر نہ ہو مگر اُسی قدر جیسا کہ ایک دُھندلی نظر سے ابتدا نزول الماء میں انسان دیکھتا ہے۔ قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ اتنی شراب مت پیؤ کہ مست ہو جاؤ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ پی ورنہ تجھے خدا کی راہ نہیں ملے گی اور خدا تجھ سے ہمکلام نہیں ہوگا اور نہ پلیدیوں سے پاک کرے گا اور وہ کہتا ہے کہ یہ شیطان کی ایجاد ہے تم اس سے بچو۔ قرآن تمہیں انجیل کی طرح فقط یہ نہیں کہتا کہ اپنے بھائی پر بے سبب غصہ مت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ نہ صرف اپنے ہی غصہ کو تھام بلکہ تَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَۃِ پر عمل بھی کر اور دوسروں کو بھی کہتا رہ کہ ایسا کریں اور نہ صرف خود رحم کر بلکہ رحم کے لئے اپنے تمام بھائیوں کو وصیت بھی کر۔ اور قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ بجز زنا کے اپنی بیوی کی ہر یک ناپاکی پر صبر کرو اور طلاق مت دو بلکہ وہ کہتا ہے اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ قرآن کا یہ منشا ہے کہ ناپاک پاک کے ساتھ رہ نہیں سکتا۔ پس اگر تیری بیوی زنا تو نہیں کرتی مگر شہوت کی نظر سے غیر لوگوں کو دیکھتی ہے اور اُن سے بغل گیر ہوتی ہے اور زنا کے مقدمات اُس سے صادر ہوتے ہیں گو ابھی تکمیل نہیں ہوئی اور غیر کو اپنی برہنگی دکھلا دیتی ہے اور مشرکہ اور مفسدہ ہے اور جس پاک خدا پر تو ایمان رکھتا ہے اُس سے وہ بیزار ہے تو اگر وہ باز نہ آوے تو تو اُسے طلاق دے سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے اعمال میں تجھ سے علیحدہ ہو گئی اب تیرے جسم کا ٹکڑہ نہیں رہی۔ پس تیرے لئے اب جائز نہیں ہے کہ تو دیوثی سے اس کے ساتھ بسر کرے کیونکہ اب وہ تیرے جسم کا ٹکڑہ نہیں ایک گندہ اور متعفن عضو ہے جو کاٹنے کے لائق ہے ایسا نہ ہو کہ وہ باقی عضو کو بھی گندہ کر دے اور تو مر جاوے۔ اور قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہرگز قسم نہ کھا بلکہ بیہودہ قسموں سے تمہیں روکتا ہے کیونکہ بعض صورتوں میں قسم فیصلہ کے لئے ایک ذریعہ ہے اور خدا کسی ذریعہ ثبوت کو ضائع کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اس سے اُس کی حکمت تلف ہوتی ہے یہ طبعی امر ہے کہ جب کوئی انسان ایک متنازعہ فیہ امر میں گواہی نہ دے تب فیصلہ کے لئے خدائی گواہی کی ضرورت ہے اور قسم خدا کو گواہ ٹھہرانا ہے۔ اور قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہر ایک جگہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ وہ کہتا ہے جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ یعنی بدی کا بدلہ اُسی قدر بدی ہے جو کی گئی لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اُسے اُس کا بدلہ دے گا۔ پس قرآن کے رو سے نہ ہر یک جگہ انتقام محمود ہے اور نہ ہر یک جگہ عفو قابل تعریف ہے بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے اور چاہئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت بپابندی محل اور مصلحت ہو نہ بے قیدی کے رنگ میں یہی قرآن کا مطلب ہے اور قرآن انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو بلکہ وہ کہتا ہے کہ چاہئیے کہ نفسانی رنگ میں تیرا کوئی بھی دشمن نہ ہو اور تیری ہمدردی ہر ایک کے لئے عام ہو مگر جو تیرے خدا کا دشمن تیرے رسول کا دشمن اور کتاب اللہ کا دشمن ہے وہی تیرا دشمن ہوگا سو تو ایسوں کو بھی دعوت اور دعا سے محروم نہ رکھ اور چاہئے کہ تو اُن کے اعمال سے دشمنی رکھے نہ ان کی ذات سے اور کوشش کرے کہ وہ درست ہو جائیں اور اس بارے میں فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی یعنی خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم اُن کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں کیونکہ احسان میں ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے خدا سے عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور خدا سے اِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰی یہ ہے کہ اُس کی عبادت نہ تو بہشت کے طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ اور انجیل میں لکھا گیا ہے کہ جو لوگ تم پر لعنت کریں اُن کے لئے برکت چاہو مگر قرآن کہتا ہے کہ تم اپنی خودی سے کچھ بھی نہ کرو۔ تم اپنے دل سے جو خدا کی تجلیات کا گھر ہے فتویٰ پوچھو کہ ایسے شخص کے ساتھ کیا معاملہ چاہئے پس اگر خدا تمہارے دل میں ڈالے کہ یہ لعنت کرنے والا قابل رحم ہے اور آسمان میں اُس پر لعنت نہیں تو تم بھی لعنت نہ کرو تا خدا کے مخالف نہ ٹھہرو۔ لیکن اگر تمہارا کانشنس اس کو معذور نہیں ٹھہراتا اور تمہارے دل میں ڈالا گیا ہے کہ آسمان پر اس شخص پر لعنت ہے تو تم اس کے لئے برکت نہ چاہو جیسا کہ شیطان کے لئے کسی نبی نے برکت نہیں چاہی اور کسی نبی نے اس کو لعنت سے آزاد نہیں کیا۔ مگر کسی کی نسبت لعنت میں جلدی نہ کرو کہ بہتیری بدظنیاں جھوٹیاں ہیں اور بہتیری لعنتیں اپنے ہی پر پڑتی ہیں سنبھل کر قدم رکھو اور خوب پڑتال کر کے کوئی کام کرو اور خدا سے مدد مانگو کیونکہ تم اندھے ہو ایسا نہ ہو کہ عادل کو ظالم ٹھہراؤ۔ اور صادق کو کاذب خیال کرو۔ اس طرح تم اپنے خدا کو ناراض کر دو اور تمہارے سب نیک اعمال حبط ہو جاویں۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 28 تا 31)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب! احتساب کی نیت سے آپ کو سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہوگا کہ آپ کس قدر غلطی پر ہیں!

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے تمام اعتراضات کا جواب دینے کے بعد گزشتہ شمارہ میں ہم نے اُن کے کچھ عقائد کی خامیوں کا تذکرہ کیا تھا تا کہ اُن کو معلوم ہو کہ عالم کہلا کر اور مولانا ہو کر وہ کیسے کیسے غلط عقائد میں مبتلا ہیں۔ مثلاً یہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو ہزار سال سے آسمان میں زندہ ہیں۔ قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ بکثرت احادیث کہتی ہیں کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ بزرگان اُمت ان کی وفات کے قائل ہیں۔ ہمیں حیرت ہے کہ قرآن و حدیث کی مخالفت میں حیاتِ مسیح کے عقیدہ سے یہ کیوں چمٹے ہوئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ انبیاء میں دیکھا۔ طبرانی اور مستدرک میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم 120 سال زندہ رہے۔ امام ابن القیم المحدّث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مدارج السّالکین میں فرمایا ہے کہ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو اُنہیں حضرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ کتاب مجمع بحار الانوار جلد اوّل صفحہ 286 میں لکھا ہے کہ وَقَالَ مَالِكٌ مَاتَ کہ اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اسی طرح حضرت اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی، جلیل الشان بزرگ اِمام ابن حزم، فاضل و محدث و مفسر ابن تیمیہ جو اپنے اپنے وقت کے اِمام تھے، رئیس المتصوّفین شیخ محی الدین ابن عربی، سر سیّد احمد خان صاحب بانی علیگڑھ یہ سب وفاتِ مسیح کے قائل تھے۔ اور سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی وفاتِ مسیح کے قائل تھے۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب! آپ کو احتساب کی نیت سے سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہوگا کہ حیاتِ مسیح کے عقیدہ میں آپ اور آپ کے ہمنوا کس قدر غلطی پر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’اگر تمام دنیا کے مولوی متفق ہو کر آیت یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡكَ اور آیت فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی سے بجز مار دینے کے کوئی اور معنے ثابت کرنے چاہیں تو ان کے لئے ہرگز ممکن نہیں۔ اگرچہ اس غم میں مر جائیں۔ اسی وجہ سے امام ابن حزم اور امام مالک اور امام بخاری اور دوسرے بڑے بڑے اکابر کا یہی مذہب ہے کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔ افسوس کہ جاہل مولویوں نے ناحق شور مچایا اور آخر حضرت عیسیٰ کی موت ثابت ہی ہوئی جس کے ثبوت سے وہ ایسے نادم ہوئے کہ بس مر گئے۔‘‘ (ضیاءُ الحق جلد 9 صفحہ 307) خدا کی شان کے خلاف ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو آسمان میں بٹھا کر اسکی عمر ضائع کر دے جبکہ زمین پر اس کی سخت ضرورت ہو۔ اور مولانا صاحب یہ بھی فرمائیے کہ وہ آئیں گے کب؟ کیا اُس وقت آئیں گے جب اسلام بالکل نابود ہو جائے گا؟

پھر قارئین مسیح اور مہدی کے متعلق اِن کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود دو الگ الگ وجود ہونگے۔ امام مہدی کی بعثت پہلے ہوگی اور ان کے پیچھے پھر مسیح موعود آئیں گے۔ امام مہدی بنی فاطمہ میں سے ہونگے اور قریش میں سے ہونے کی وجہ سے وہی خلیفہ ہونگے، مسیح موعود خلیفہ نہیں ہونگے۔ یعنی عنانِ حکومت مہدی کے ہاتھ میں ہوگی جبکہ مسیح موعود محض امام مہدی کے وزیر اور مشیر کی حیثیت سے اس کے ساتھ ہونگے۔ البتہ قتل و غارت گری اور خونریزی میں دونوں برابر کے شریک ہونگے۔ دونوں ملکر زمین کو بنی نوع انسان کے خون سے بھر دیں گے۔ اس قدر خونریزی کریں گے کہ اس کی نظیر جب سے کہ دُنیا پیدا ہوئی ہے نہیں ملے گی۔ صرف وہی بچ پائے گا جو فوری کلمہ پڑھ لے۔ گویا یہ دونوں دلائل اور حجت اور برہان سے کام نہیں لیں گے۔ صرف طاقت سے مسلمان کریں گے یا پھر قتل کر ڈالیں گے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ:

- اس طرح تو پھر بے شمار لوگ ایسے ہونگے جو قتل ہونا پسند کریں گے مگر اسلام قبول نہیں کریں گے۔
- اور جو ڈر کر زندگی کی خاطر اسلام قبول کرلیں گے، انکے اسلام کا کیا فائدہ جو دل میں داخل نہ ہو سکا؟
- ہر نبی پیار اور محبت اور دلائل اور براہین سے اپنی تعلیم منواتا رہا ہے پھر مسیح اور مہدی جبر سے کیوں اسلام پھیلائیں گے؟ بعض نہایت بدبخت مسلمانوں نے عیسائیوں کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ الزام لگایا ہے کہ آپ نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا لیکن یہ درست نہیں ہے۔ جب غیر مسلموں تک نے آپؐ کو امن کا رسول قبول کر لیا تو ان بدبخت مسلمانوں کا یہ الزام ہرگز درخورِ اعتنا نہیں۔
- گویا امام مہدی اور مسیح موعود اسلام کو فقط بدنام کرنے اور دنیا کو دہشت سے بھر دینے کے لئے آئیں گے۔
- ان کا مقصد محض عددی غلبہ ہوگا اور بنی نوع انسان کی اصلاح ان کا مقصد ہرگز نہیں ہوگا۔
- مولویوں کو یہ عقیدہ بہت مرغوب ہے کیونکہ ان کا ماننا ہے کہ اس طرح اُنہیں خوب مالِ غنیمت نصیب ہوگا۔ ان کی فقر کی حالت دُور ہو جائے گی، دولت کی پیاس بجھ جائے گی اور مال کی طمع جاتی رہے گی۔
- کیا دونوں میں اتنی طاقت ہوگی کہ وہ دونوں ملکر بڑی بڑی طاقتوں کا مقابلہ کر سکیں؟ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب! آپ کو احتساب کی نیت سے سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہوگا کہ مسیح اور مہدی کے متعلق آپ اور آپ کے ہمنوا کس قدر غلط خیالات و عقائد میں ڈوبے ہوئے ہیں جو سراسر غیر اسلامی اور اسلام کو بدنام کرنیوالے ہیں۔

مسیح و مہدی کے متعلق صحیح اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ مسیح و مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ چنانچہ ابن ماجہ باب شدۃ الزمان میں ہے لَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی کہ عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔ یعنی مہدی اور عیسیٰ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اس کی تائید میں ہم ایک اور حدیث پیش کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَھْدِیًّا حَکَمًا عَدْلًا یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ ۔ (مسند احمد جلد ۲) یعنی قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے وہ عیسیٰ بن مریمؑ کو پالے۔ وہ امام مہدی ہونگے۔ حکم و عدل ہونگے۔ کسر صلیب اور قتل خنزیر اُن کے اہم کاموں میں سے ہوگا۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مسیح ابن مریم کا نام امام مہدی رکھا ہے اور بخاری کی حدیث میں ہے وَیَضَعُ الْحَرْبَ کہ عیسیٰ مسیحؑ لڑائی کو یکسر موقوف کر دے گا۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ کے چودہ سو سال بعد آنے والے مسیح ابن مریم نے لڑائی نہیں کی تھی اور اپنی تعلیم پیار و محبت سے پھیلائی تھی اسی طرح مسیح محمدی بھی اپنی تعلیم دلائل و براہین سے اور دُعاؤں کی طاقت سے پھیلائے گا۔ پس مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کو سوچنا ہوگا کہ ان کا خونی مہدی کا عقیدہ کتنا غلط اور غیر اسلامی ہے۔

مسیح کا جو اہم کام احادیث میں بیان ہوا ہے وہ کسر صلیب ہے اور قتل خنزیر ہے۔ مولانا اور ان کے ہمنوا اس حدیث کو ظاہر پر محمول کر کے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح جب آئے گا تو لکڑی اور دھات کے صلیب کو توڑے گا اور جنگل اور باڑوں کے سؤروں کو قتل کرتا پھرے گا۔ کتنا مضحکہ خیز عقیدہ ہے۔ اس طرح تو مسیح کی ساری عمر ختم ہو جائے گی لیکن یہ کام کبھی ختم نہیں ہوگا۔ پھر وہ بنی نوع انسان کی اصلاح کی طرف کب رجوع کرے گا؟ حقیقت یہ ہے کہ کسر صلیب سے مُراد صلیبی عقائد کو توڑنا ہے اور قتل خنزیر سے مُراد دلائل و براہین سے خنزیر صفت انسانوں کو زیر کرنا ہے۔ سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے یہ دونوں کام ایسے عظیم الشان رنگ میں کر دکھائے کہ مسلمان علماء کو یہ اقرار کرنا پڑا کہ آپ نے غیر مذاہب کے مقابل پر اسلام کا کیا خوب دفاع کیا اور نہ صرف دفاع کیا بلکہ دلائل و براہین کی مسلسل یورش سے سب کو پسپا کر کے رکھ دیا۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کو اس بات پر بہت طیش ہے کہ مرزا صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو نبی ہونگے یا نہیں؟ تو کہتے ہیں کہ وہ اُمتی نبی ہونگے۔ ہم ان سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بھی اُمتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کوئی شرعی یا مستقل نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور اُن کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ عیسیٰ بن مریم بنی اسرائیل کے نبی جب آسمان سے نازل ہونگے تو وہ مستقل نبی سے کنورٹ ہو کر اُمتی بن جائیں گے۔ اُمّتی وہ بنے گا جس نے سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہوگا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ آپ نے سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہے آپؑ کا اپنا کچھ بھی نہیں ہے۔ پس مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب آپ کو احتساب کی نیت سے سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہی ہوگا کہ آپ اور آپ کے ہمنوا کیسے کیسے غلط عقائد میں مبتلا ہیں۔

یہاں ضمناً ایک واقعہ قارئین کی دلچسپی کیلئے عرض کرتے ہیں۔ ایک نوجوان لمبی داڑھی اور مونچھیں مُنڈی ہوئی ہمارے موبائل کی واٹس اَیپ کی فہرست میں اچانک نمودار ہوئے اور اُنہوں نے ہمارے لئے صرف دو الفاظ کا پیغام چھوڑا ’’آپ کون؟‘‘ ہم نے صاف سیدھا جواب دیا۔ نام بتایا اور لکھا کہ مَیں احمدی ہوں جسے عام طور پر لوگ قادیانی کہتے ہیں۔ اس پر وہ ہم سے بات کرنے کے ہمہ تن مشتاق ہو گئے۔ اُنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر اعتراض کیا جس پر ہم نے اُن سے یہی پوچھا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے اُتریں گے تو وہ نبی ہونگے یا نہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ صرف اُمتی ہونگے نبی نہیں ہونگے۔ ہم نے اُن سے کہا کہ اگر وہ نبی نہیں ہونگے تو اُن کو نہ تو دعویٰ کرنے کا حق ہوگا نہ لوگوں کو یہ کہنے کا کہ مجھ پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ دعویٰ تو صرف نبی ہی کرتا ہے غیر نبی نہیں کرتا۔ اس طرح تو وہ گمنام ہی رہیں گے اور گمنام ہی فوت ہو جائیں گے۔ پھر اُن کے آنے کا کیا فائدہ؟ اُن سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور وہ گالی گلوچ پر اُتر آئے اور اُنہوں نے ہم سے گفتگو کا سلسلہ بند کر دیا۔ کچھ دنوں کے بعد ہم نے اُن سے ایک سوال کیا کہ آپ کی داڑھی ماشاء اللہ لمبی اور بہت خوبصورت ہے۔ لیکن مونچھیں مُنڈی ہوئی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ ہمیں اُمید نہیں تھی کہ وہ کوئی جواب دیں گے۔ خلاف توقع اُنہوں نے جواب دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے عین مطابق دیا۔ ہمارے لئے اُن کا یہ جواب بالکل غیر متوقع تھا۔ اُنہوں نے لکھا کہ حدیث میں ہے کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں ترشواؤ۔ ہم نے اُنہیں لکھا کہ بالکل درست! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترشوانے کا حکم دیا ہے مُنڈوانے کا نہیں دیا۔ لیکن آپ نے مُنڈوائی ہوئی ہے۔ اس پر ہمیں کچھ گالیوں کا تحفہ ملا اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ۔ اور پھر وہ ہمیشہ کے لئے اس طرح غائب ہو گئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

مولویوں کی بدبختی کی مثال دیتے ہوئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اُن کی اُس ہندو کی مثال ہے کہ ایک ایسے موقع پر جہاں صرف مسلمان رہتے تھے سخت بھوکا اور قریب الموت ہو گیا مگر مسلمانوں کے کھانے جو نہایت نفیس اور لذیذ موجود تھے جن کو اُس ہندو کے کبھی باپ دادے نے بھی نہیں دیکھا تھا ان میں سے کچھ نہ کھایا یہاں تک کہ بھوک سے مر گیا اور اسلئے نہ کھایا کہ مسلمانوں کے ہاتھ اُن کھانوں سے چُھو گئے تھے۔ اسی طرح اِن لوگوں کا حال ہے کہ جن دلائل قاطعہ کو اُن کے خیال میں میرے ہاتھوں نے چھوا اُن سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتے۔ مگر میں بار بار کہتا ہوں کہ ہندو مت بنو یہ دلائل میرے نہیں ہیں اور نہ میرے ہاتھ ان کو چھوئے ہیں بلکہ یہ تو سب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں شوق سے انکو استعمال کرو۔ دیکھو کس قدر نصوص قرآنیہ حضرت مسیح کی وفات پر گواہی دے رہی ہیں، نصوص حدیثیہ گواہی دے رہی ہیں، صحابہ کا اجماع گواہی دے رہا ہے، ائمہ اربعہ کی شہادت گواہی دے رہی ہے، سنتِ قدیمہ جو مؤید بآیت لَنۡ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا ہے گواہی دے رہی ہے پھر بھی اگر نہ مانو تو سخت بدنصیبی ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 94)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف وفاتِ مسیح ہی ثابت نہیں کی آپؑ نے علم و معرفت کے عظیم الشان دریا بہائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مولویوں کو مسیح موعودؑ کی باتوں کو سمجھنے اور آپؑ کو ماننے کی توفیق دے۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

بدری صحابہ حضرت سُبَیع بن قَیس رضی اللہ عنہ، حضرت اُنیس بن قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت مُلَیل بن وبرۃ رضی اللہ عنہ، حضرت نوفل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ودیعہ رضی اللہ عنہ بن عمرو، حضرت یزید بن منذر رضی اللہ عنہ حضرت خارجہ بن حُمَیّر اشجعی رضی اللہ عنہ، حضرت سراقہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عَبَّاد بن قیس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوالضَّیَّاح بن ثابت بن نعمان رضی اللہ عنہ، حضرت اَنَسہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوکبشہ سُلَیم رضی اللہ عنہ بن کبشہ، حضرت مَرۡثَد بن ابی مَرۡثَد، حضرت ابومَرۡثَد بن کَنَّاز، حضرت سَلِیط بن قَیس، حضرت مُجَذَّر بن زیاد، حضرت حُبَاب بن منذر، حضرت رِفَاعہ بن رافع رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی اور سیرت کا ایمان افروز تذکرہ

بعض صحابہ کے آپس کے معاملات میں جو اختلافات روایات میں ملتے ہیں ہمارا کام نہیں کہ ان اختلافات کو اپنے دلوں میں جگہ دیں، اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت بہت وسیع ہے، اُن کے بارہ میں اب بجائے کچھ سوچنے اور کہنے کے ہمیں اپنے معاملات سنبھالنے چاہئیں اور اپنی اصلاح کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ ایک رہیں اور وحدت پر قائم رہیں اور نیکیوں میں بڑھنے والے ہوں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 6؍جولائی 2018ء بمطابق 6؍وفا 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

آجکل بدری صحابہ کا مَیں ذکر کر رہا ہوں۔ تاریخ اور روایات میں بعض صحابہ کے حالات زندگی اور واقعات بڑی تفصیل سے ملتے ہیں لیکن بہت سے ایسے ہیں جن کے بہت ہی مختصر حالات ملتے ہیں۔ لیکن بہرحال جنگ بدر میں شامل ہونے سے ان کا جو مقام ہے وہ تو اپنی جگہ پر قائم ہے۔ اس لئے چاہے چند سطر کا ہی ذکر ہو وہ بیان ہونا چاہئے۔ آج کیلئے جن صحابہ کا ذکر ہونا ہے ان میں چند ایسے ہیں جن کا بہت مختصر ذکر ہے۔

ان میں سب سے پہلے سُبَیع بن قَیس بن عَیْشَہ ہیں۔ بعض نے آپ کے دادا کا نام عَبَسَہ اور بعض نے عائشہ بھی لکھا ہے۔ بہرحال آپ انصاری اور خزرجی تھے۔ غزوہ بدر و اُحد میں شامل ہوئے۔ (اسد الغابہ، جلد دوم، صفحہ 407، سبیع بن قیس رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 403، سبیع بن قیس رضی اللہ عنہ وعبادہ بن قیس رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

آپ کی والدہ کا نام خدیجہ بنت عَمرو بنِ زید ہے۔ آپ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام عبداللہ تھا اور اس کی ماں قبیلہ بنُو جَدَارَہ سے تھی۔ وہ بچپن میں فوت ہوگیا۔ اس کے علاوہ آپ کا کوئی بچہ نہ تھا۔ حضرت عبادۃ بن قیس آپ کے بھائی تھے۔ حضرت سُبَیع کے ایک حقیقی بھائی زَید بن قیس بھی تھے۔

دوسرے ہیں حضرت اُنَیس بن قتادۃ۔ ان کی غزوہ اُحد کے موقع پر وفات ہوئی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام انس ہے۔ بہرحال جو صحیح نام ہے وہ انیس ہے۔ محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر نے اُنَیس ہی لکھا ہے۔ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ اُحد میں یہ شہید ہوئے۔ آپ کی بھی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اور ایک روایت ہے کہ خَنۡسَاء بنتِ خِدَام حضرت اُنَیس بن قتادۃ کے نکاح میں تھیں جب وہ اُحد کے دن شہید ہوئے۔ (اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 305 تا 306 انیس بن قتادہ رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 353 تا 354، ومن بنی عبید بن زید، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی تھے حضرت مُلَیل بن وَبَرَۃ۔ ان کے نام کے بارے میں بھی مختلف روایتیں ہیں۔ ابن اسحاق اور ابونعیم نے ان کا نام مُلَیل بن وَبَرَۃ بن عبدالکریم بن خالد بن عجلان بیان کیا ہے۔ جبکہ ابوعمر اور کلبی نے مُلَیل بن وَبَرَۃ بن خالد بن عجلان بیان کیا ہے۔ عبدالکریم بیچ میں سے نکل گیا۔ آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو عجلان سے تھا۔ غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں یہ شریک ہوئے۔ (اسد الغابہ، جلد 5، صفحہ 251 م، لیل بن وبرہ رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

آپ کی اولاد میں زید اور حبیبہ تھیں جن کی والدہ اُمّ زید بنت نَضۡلَہ بن مالک تھیں۔ حضرت مُلَیل کی اولاد آگے نہیں چلی۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 416، ملیل بن وبرہ رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

آپ کو ابنِ خالد بن عجلان کہا جاتا تھا۔ ایک روایت میں لکھا گیا ہے کہ آپ غزوہ بدر اور باقی تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ (الاکمال فی رفع الارتیاب عن المؤتلف، جلد 7، صفحہ 222، باب ملکان وملکان وباب ملیل وملیک بحوالہ مکتبہ الشاملہ)

پھر ایک صحابی حضرت نوفل بن عبداللہ بن نَضۡلَہ ہیں۔ ان کی وفات غزوہ اُحد میں ہوئی۔ بعض نے آپ کا نام نوفل بن ثَعۡلَبَہ بن عبداللہ بن نَضۡلَہ بن مالک بن عجلان بیان کیا ہے۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں آپ شہید ہوئے۔ آپ کی نسل آگے نہیں چلی۔ (اسد الغابہ، جلد 5، صفحہ 346 تا 347، نوفل بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 415، نوفل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر ایک صحابی حضرت وَدِیۡعَہ بن عَمرو ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نام وَدِیۡعَہ بن عَمرو بن یَسَار بن عوف بیان کیا ہے۔ اور ابومعشر نے ان کا نام رِفَاعَہ بن عَمرو بن جَرَاد بیان کیا ہے۔ آپ کا تعلق بنو جہینہ سے تھا جو بنو نجار کے حلیف تھے۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شریک ہوئے۔ حضرت رَبِیعہ بن عمرو آپ کے بھائی تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 377، ودیعہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (الاصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد 2، صفحہ 392، ربیعۃ بن عمرو رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

پھر ایک صحابی حضرت یَزِید بن مُنۡذِر بن سَرح بن خُنَاس ہیں۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنو خزرج سے تھا اور بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت یزید بن مُنۡذِر اور عامر بن رَبِیعہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شریک ہوئے۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ کے بھائی مَعۡقِل بن مُنۡذِر بھی بیعت عقبہ، غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شریک تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 432، یزید بن المنذر رضی اللہ عنہ واخوہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (اسد الغابہ، جلد 5، صفحہ 473، یزید بن المنذر رضی اللہ عنہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

پھر ایک صحابی حضرت خارِجہ بن حُمَیّر اَشۡجَعی ہیں۔ تاریخوں میں آپ کے نام میں بھی کافی اختلاف ہے۔ ابن اسحاق نے آپ کا نام خَارِجہ بن حُمَیّر بتایا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے آپ کا نام حَارِثہ بن حُمَیّر بیان کیا ہے۔ واقدی نے آپ کا نام حَمۡزَہ بن حُمَیّر بیان کیا ہے۔ آپ کے والد کے نام کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ بعض نے خُمَیّر بیان کیا ہے۔ جبکہ بعض نے والد کا نام حُمَیّرَہ اور حُمَیّر لکھا ہے۔ بہرحال اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ کا تعلق قبیلہ اَشۡجَع سے تھا اور قبیلہ بنو خزرج کے حلیف تھے۔ آپ کے بھائی کا نام عبداللہ بن حُمَیّر ہے جو کہ غزوہ بدر میں آپ کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد 1، صفحہ 704، حارثہ بن حمیر رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء) (اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 649، حارثۃ بن خمیر رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

پھر حضرت سُرَاقَہ بن عَمرو کا ذکر ہے یہ انصاری تھے۔ ان کا پورا نام سُرَاقَہ بن عَمرو بن عَطِیَّہ بن خَنۡسَاء انصاری تھا۔ ان کی وفات جمادی الاول 8 ہجری میں جنگ موتہ میں ہوئی۔ ان کا پورا نام سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن حنساء انصاری تھا۔ ان کی والدہ کا نام عُتَیۡلَہ بنتِ قَیس تھا اور سراقہ کا تعلق انصار کے معزز قبیلہ بنو نجّار سے تھا۔ آپ کے قبول اسلام سے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک آپ نے ہجرت نبوی ﷺ سے کچھ پہلے اور بعض کے نزدیک آپ نے ہجرت نبوی ﷺ کے تھوڑی دیر بعد اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مُھۡجَع مَولیٰ عمر اور سُرَاقَہ بن عَمرو کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ نے غزوہ بدر، غزوہ اُحد، غزوہ خندق اور خیبر میں شرکت کی نیز ان کو صلح حدیبیہ اور عمرۃ القضاء کے موقع پر بھی آنحضرت ﷺ کی رفاقت حاصل رہی۔ حضرت سُرَاقَہ بن عمرو ان خوش قسمت صحابہ میں سے تھے جن کو بیعت رضوان میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا اور ان کا سلسلہ نسب آگے نہیں چلا۔ ان کی شہادت جیسا کہ بتایا میں نے جمادی الاوّل 8 ہجری میں جنگِ موتہ کے دوران ہوئی۔ (الاستیعاب، جلد 2، صفحہ 580، سراقہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء) (الاصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد 3، صفحہ 34، سراقہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 393، سراقہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (عیون الاثر، جلد اوّل، صفحہ 233، ذکر الموخاۃ دار القلم بیروت 1993ء)

پھر صحابی حضرت عَبَّاد بن قَیس ہیں۔ ان کی وفات بھی 8 ہجری میں جنگ موتہ میں ہوئی۔ ان کے نام میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ کا نام عُبَادہ بن قیس بن عَیۡشَہ بھی ملتا ہے۔ اسی طرح آپ کے دادا کا نام عَبَسہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت عَبَّاد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے چچا تھے۔ حضرت عَبَّاد غزوہ بدر، اُحد، خندق اور خیبر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ صلح حدیبیہ میں بھی آپ شریک تھے اور جنگ موتہ میں آپ کی شہادت ہوئی۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 403، عبادہ بن قیس رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 154، عباد بن قیس رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

پھر حضرت ابوالضَّیَّاح بن ثابِت بن نُعمان ہیں۔ ان کی وفات 7 ہجری میں ہوئی۔ ایک روایت میں آپ کا نام عُمَیر بن ثابت بن نعمان بن اُمَیَّہ بن اِمۡرَءُ الۡقَیس اور دوسری روایت کے مطابق نعمان بن ثابت بن اِمۡرَءُ الۡقَیس ہے۔ آپ اپنی کنیت سے مشہور ہیں جو ابوالضَّیَّاح ہے۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور حدیبیہ میں شریک ہوئے اور غزوہ خیبر 7 ہجری میں شہید ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک یہودی نے آپ کے سر پر وار کیا جس سے آپ کا سر کٹ گیا جس سے آپ کی شہادت ہوگئی۔ (اسد الغابہ، جلد 6، صفحہ 175، ابوالضیاح بن ثابت رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 364 تا 365، ابوضیاح رضی اللہ عنہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت اَنَسہ ہیں۔ ان کی وفات غزوہ بدر میں ہوئی۔ لیکن اسمیں اختلاف ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کی خلافت تک یہ زندہ تھے۔ بہرحال آپ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ حبشی غلام تھے۔ آپ کا نام اَنَسہ تھا اور اَبُو اَنَسہ بھی آتا ہے۔ اسی طرح بعض کے نزدیک آپ کی کنیت اَبُومَسْرُوح تھی۔ حضرت اَنَسہ دعوت اسلام کے آغاز میں ہی مشرف باسلام ہوئے اور ہجرت کے زمانہ میں مدینہ گئے اور حضرت سعد بن خَیْثَمَہ کے مہمان ہوئے اور جب تک زندہ رہے آنحضرت ﷺ کی خدمت گزاری آپ کا مرغوب مشغلہ تھا۔ آپ اس درجہ فرمانبردار تھے کہ ان کے بارے میں آتا ہے کہ جب بیٹھتے تھے تو تب بھی آنحضرت ﷺ سے اجازت لے کر بیٹھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ (اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 301 تا 302، انسہ ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) (سیر الصحابہ از شاہ معین الدین احمد ندوی، جلد دوم، حصہ دوم، صفحہ 587، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 1، صفحہ 283، انسۃ مولیٰ رسول اللہ ﷺ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

پھر حضرت اَبُوکَبْشَہ سُلَیم ہیں۔ کنیت ان کی ابوکَبْشَہ ہے۔ ان کی وفات دورِ خلافت حضرت عمر میں ہوئی۔ بعض کے نزدیک آپ کا نام سَلَمَہ تھا۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ فارسی غلام تھے۔ آپ بدری صحابی ہیں۔ آپ کی پیدائش اَوْس کی زمین پر ہوئی۔ آپ کے وطن اور نسب کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ بعض فارسی، بعض دَوسی اور بعض مکی بتاتے ہیں۔ آپ دعوت اسلام کے قریب تر زمانے میں اسلام سے مشرف ہوئے اور ہجرت کی اجازت ملنے پر مدینہ چلے گئے اور بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 7، صفحہ 284 ابوکبشہ ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء) (سیر الصحابہ از شاہ معین الدین احمد ندوی، جلد دوم حصہ دوم، صفحہ 579، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

جب حضرت ابوکَبْشَہ نے مدینہ جانے کے لئے ہجرت کی تو آپ حضرت کلثوم بن الھَدَم کے ہاں ٹھہرے اور ایک روایت کے مطابق آپ حضرت سَعْد بن خَیْثَمَہ کے پاس ٹھہرے۔ حضرت عمرؓ کے خلیفہ مقرر ہونے کے پہلے روز حضرت ابوکَبْشَہ کی وفات ہوئی۔ یہ 22 جمادی الثانی 13 ہجری کی بات ہے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 36، ابوکبشہ ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت مَرْثَد بن ابی مَرْثَد ہیں۔ ان کی وفات صفر تین ہجری میں مقام رجیع میں ہوئی۔ آپ بدری صحابی تھے۔ آپ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے۔ آپ اپنے والد کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ آپ اسلام کے شروع میں مشرف باسلام ہوئے اور بدر سے قبل ہجرت کر کے مدینہ آ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مؤاخات حضرت اوس بن صامت سے فرمادی۔ بدر کے روز یہ گھوڑے پر حاضر ہوئے جس کا نام سَبَل تھا۔ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ حضرت مَرْثَد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس فوجی دستہ کے سالار تھے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجیع کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ یہ واقعہ ماہ صَفر تین ہجری میں پیش آیا اور بعض کا خیال ہے کہ اس دستہ کی کمان حضرت عاصم بن ثابت کے پاس تھی۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 35، ابومرثد ؓ، مرثد بن ابی مرثد ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (اسد الغابہ، جلد 5، صفحہ 133، مرثد بن ابی مرثد ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

ان کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ بنوعَضَل اور قارَّہ نے اسلام لانے کا دکھاوا کر کے آنحضرت ﷺ سے مذہبی تعلیم کیلئے چند معلم بھجوانے کی درخواست کی جس پر آپ ﷺ نے (اس کے بارے میں روایتوں میں اختلاف ہے) حضرت مَرْثَد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرامارت ایک جماعت بھیجی۔ یہ لوگ ابھی مقام رجیع پر پہنچے تھے کہ بنوھُذَیل ننگی تلواریں لے کر آ گئے اور کہا کہ ہمارا مقصد تمہیں قتل کرنا نہیں بلکہ تمہارے بدلہ میں ہم اہل مکہ سے مال حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہم تمہاری حفاظتِ جان کا عہد کرتے ہیں۔ اس پر حضرت مَرْثَد ؓ اور خالد ؓ اور عاصم ؓ نے کہا کہ ہمیں تم لوگوں کے عہد پر بھروسہ نہیں اور اس طرح لڑتے ہوئے تینوں نے جان دے دی۔

(سیر الصحابہ از شاہ معین الدین احمد ندوی، جلد دوم حصہ دوم، صفحہ 555، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت ابومَرْثَد کَنَّاز بن اَلْحُصَین غنوی۔ ان کی وفات 12 ہجری میں ہوئی۔ بعض لوگوں کے نزدیک ان کی کنیت ابوحِصْن تھی۔ آپ شام کے رہائشی تھے۔ انہوں نے آغازِ دعوتِ اسلام میں ہی اسلام قبول کیا اور ہجرت کی اجازت کے بعد مدینہ آ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی حضرت عبادہ بن صامت سے مؤاخات فرمادی۔ (سیر الصحابہ از شاہ معین الدین احمد ندوی، جلد دوم حصہ دوم، صفحہ 581، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 7، صفحہ 305، ابومرثد الغنوی ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

جب حضرت ابومَرْثَد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بیٹے مَرْثَد نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو دونوں حضرت کلثوم بن اُلْھَدَم کے پاس ٹھہرے۔ بعض کے نزدیک آپ دونوں حضرت سعد بن خَیْثَمَہ کے پاس ٹھہرے۔ حضرت ابومَرْثَد تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حاضر ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 34 تا 35، ابومرثد ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت ابومَرْثَد کو تاریخ میں یہ مقام حاصل ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بَلْتَعَہ نے فتح مکہ سے قبل اپنے بال بچوں کی حفاظت کے خیال سے مکہ والوں کو خفیہ طور پر ایک خط کے ذریعہ اطلاع دینی چاہی۔ آنحضرت ﷺ کو علم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تین سواروں کو اس عورت کی طرف بھیجا جو خط لے کر جا رہی تھی۔ ان سواروں نے وہ خط برآمد کروالیا۔ ان میں سے ایک سوار حضرت ابومَرْثَد تھے۔ حضرت علی سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور ابومَرْثَد غنوی اور زبیر کو بھیجا اور ہم گھڑ سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم روانہ ہو جاؤ یہاں تک کہ جب تم روضۂ خاخ تک پہنچو۔ یہ ایک مقام ہے تو وہاں تمہیں مشرکوں میں سے ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابی بَلْتَعَہ کی طرف سے مشرکوں کے نام ایک خط ہے۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب فضل من شھد بدراً، حدیث 3983)

آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے مسلم اور بَغَوِی وغیرہ میں ان کی یہ حدیث ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 7، صفحہ 305، ابومرثد الغنوی ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

ان کی وفات پھر حضرت ابوبکر صدیق کے عہد خلافت میں 12 ہجری میں 66 سال کی عمر میں ہوئی۔

(سیر الصحابہ از شاہ معین الدین احمد ندوی، جلد دوم حصہ دوم، صفحہ 581، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت سَلیط بن قَیس بن عَمرو۔ ان کی وفات 14 ہجری میں ہوئی۔ حضرت سَلیط بن قَیس بن عَمرو بن عُبَید بن مالک ان کا پورا نام ہے۔ حضرت سَلیط بن قَیس اور حضرت ابوصِرْمَہ دونوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد خاندانِ بنوعدی بن نجار کے بت توڑ دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر بیٹھ کر مدینہ شہر میں داخل ہو رہے تھے تو ہر قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں قیام کریں۔ جب آپ کی اونٹنی بنوعدی کے گھر کے پاس پہنچی اور یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں تھے کیونکہ سلمٰی بنت عَمرو، عبدالمطلب کی والدہ اسی قبیلہ سے تھیں۔ اس وقت حضرت سَلیط بن قَیس، ابوسلیط اور اُسَیْرَہ بن ابوخَارِجَہ نے روکنا چاہا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کو چھوڑ دو کہ اس وقت یہ مامور ہے۔ یعنی جہاں خدا کا منشاء ہوگا وہاں یہ خود بیٹھ جائے گی۔ حضرت سلیط بدر اور اُحد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جنگِ جِسْرِ اَبی عُبَید میں 14 ہجری کو حضرت عمر کے عہد خلافت میں یہ شہید ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 388، سلیط بن قیس ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (سیرت ابن ہشام، صفحہ 229، باب ہجرۃ الرسول ﷺ، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

حضرت مُجَذَّر بن زِیَاد۔ غزوہ اُحد میں ان کی شہادت ہوئی۔ مُجَذَّر آپ کا لقب تھا اس کا مطلب ہے موٹے جسم والا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُجَذَّر اور عاقل بن بُکَیر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ دوسری جگہ یہ آیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُجَذَّر اور حضرت عُکَّاشَہ بن مِحْصَن کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ حضرت مُجَذَّر غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شریک ہوئے۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 5، صفحہ 572 تا 573، المجذر بن ذیاد ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 417، المجذر بن ذیاد ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (عیون الاثر، جلد اوّل، صفحہ 232 تا 233، باب ذکر المواخاۃ، مطبوعہ دارالقلم بیروت 1993ء)

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اَبُوبَخْتَرِی کو قتل کرنے سے منع فرمایا تھا کیونکہ مکّہ میں اس نے لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے سے روکا تھا۔ (اس کے عوض آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو قتل نہیں کرنا) اور وہ خود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اس معاہدے کے خلاف کھڑے ہوئے تھے جو قریش نے بنوہاشم اور بنی مطلب کے خلاف کیا تھا۔ حضرت مُجَذَّر اَبُوبَخْتَرِی سے ملے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تمہارے قتل سے روکا ہے۔ اَبُوبَخْتَرِی کے ساتھ اس کا ایک ساتھی بھی تھا جو اس کے ساتھ مکّہ سے نکلا تھا۔ اس کا نام جُنَادَہ بن مُلَیْحَہ تھا جو بنولیث سے تھا۔ ابوبختری کا نام عاص تھا۔ اس نے کہا کہ میرے اس ساتھی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضرت مُجَذَّر نے کہا کہ نہیں۔ اللہ کی قسم! ہم تمہارے ساتھی کو نہیں چھوڑیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صرف تمہارے اکیلے کے متعلق حکم دیا ہے۔ اس نے کہا کہ اگر مریں گے تو پھر ہم دونوں اکٹھے مریں گے۔ میں یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ مکہ کی عورتیں یہ بیان کرتی پھریں کہ میں نے اپنی زندگی کی خاطر اپنے ساتھی کو چھوڑ دیا۔ پھر وہ دونوں ان سے (حضرت مجذر سے) لڑائی کے لئے تیار ہو گئے اور لڑائی میں حضرت مُجَذَّر نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت مُجَذَّر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا مَیں نے اس کو بہت اصرار کے ساتھ کہا کہ وہ اسیر ہو جائے اور اسے مَیں آپ کے پاس لے آتا مگر وہ اس پر رضامند نہ ہوا اور آخر اس نے مجھ سے لڑائی کی اور مَیں نے اسے قتل کر دیا۔

(اسد الغابہ، جلد 5، صفحہ 59 تا 60، المجذر بن ذیاد ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) (عیون الاثر، جلد اوّل، صفحہ 301، باب غزوہ بدر، مطبوعہ دارالقلم بیروت 1993ء)

حضرت مُجَذَّر کی اولاد مدینہ اور بغداد میں موجود تھی۔ ابی وَجْزَہ سے مروی ہے کہ شہدائے اُحد کے جو تین آدمی ایک قبر میں دفن کئے گئے تھے وہ مُجَذَّر بن زِیَاد، نُعمان بن مالِک اور عَبْدَہ بن حَسْحَاس تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 417، المجذر بن ذیاد ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

لیکن ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت انیسہ بنت عدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا عبداللہ جو بدری ہے غزوہ اُحد میں شہید ہو گیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں اپنے بیٹے کو اپنے مکان کے قریب دفن کروں تاکہ مجھے اس کا قرب حاصل رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی اور یہ فیصلہ بھی ہوا کہ حضرت عبداللہ کے ساتھ ان کے دوست حضرت مُجَذَّر کو بھی ایک ہی قبر میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ دونوں دوستوں کو ایک ہی کمبل میں لپیٹ کر اونٹ پر رکھ کر مدینہ بھیجا گیا ان میں سے عبداللہ ذرا دبلے پتلے تھے اور مُجَذَّر لحیم اور جسیم تھے۔ کہتے ہیں روایت میں آتا ہے کہ اونٹ پر دونوں برابر اترے یعنی وزن ایک جیسا تھا۔ اتارنے والوں نے دیکھا تو لوگوں نے اس پر حیرت کا اظہار کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں کے اعمال نے ان کے درمیان برابری کر دی۔ (اسد الغابہ، جلد 7، صفحہ 31، انیسۃ بنت عدی ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضرت حُبَاب بن مُنْذِر بن جَمُوح ایک صحابی ہیں۔ ان کی وفات حضرت عمر کے دور خلافت میں ہوئی۔ حضرت حُبَاب بن مُنْذِر غزوہ بدر، اُحد، خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ غزوہ اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے اور موت پر آپ سے بیعت کی۔

(اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 665، حباب بن منذر ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 428، حباب بن منذر ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

ان کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی سیرۃ خاتم النبیین میں لکھا ہے کہ ’’جس جگہ اسلامی لشکر نے ڈیرہ ڈالا تھا وہ کوئی ایسی اچھی جگہ نہ تھی۔ اس پر حضرت حُباب بن مُنذِر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خدائی الہام کے تحت آپ نے یہ جگہ پسند کی ہے یا محض فوجی تدبیر کے طور پر اسے اختیار کیا ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بارے میں کوئی خدائی حکم نہیں ہے۔ تم اگر کوئی مشورہ دینا چاہتے ہو تو بتاؤ۔ اس پر حضرت حُباب بن مُنذِر نے عرض کیا تو پھر میرے خیال میں یہ جگہ اچھی نہیں ہے۔ بہتر ہوگا کہ آگے بڑھ کر قریش سے قریب ترین چشمہ پر قبضہ کر لیا جائے۔ مَیں اس چشمہ کو جانتا ہوں۔ اس کا پانی بھی اچھا ہے اور عموماً کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور چونکہ ابھی تک قریش ٹیلے کے پرے ڈیرہ ڈالے پڑے تھے اور یہ چشمہ خالی تھا، مسلمان آگے بڑھ کر اس چشمہ پر قابض ہو گئے۔ لیکن جیسا کہ قرآن شریف میں اشارہ پایا جاتا ہے اس وقت چشمہ میں بھی پانی زیادہ نہیں تھا اور مسلمانوں کو پانی کی قلت محسوس ہوتی تھی۔ پھر یہ بھی تھا کہ وادی کے جس طرف مسلمان تھے وہ ایسی اچھی نہ

تھی کیونکہ اس طرف ریت بہت تھی جس کی وجہ سے پاؤں اچھی طرح جمتے نہیں تھے۔ پھر خدا کا فضل ایسا ہوا کہ کچھ بارش بھی ہوگئی جس سے مسلمانوں کو یہ موقع مل گیا کہ حوض بنا بنا کر پانی جمع کرلیں اور یہ بھی فائدہ ہوگیا کہ ریت جم گئی اور پاؤں زمین میں دھنسنے سے رک گئے اور دوسری طرف قریش والی جگہ میں کیچڑ کی سی صورت ہوگئی اور اس طرف کا پانی بھی کچھ گدلا اور میلا ہوگیا۔'' (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے، صفحہ 356 تا 357)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور فرمایا کہ صحیح رائے یہی ہے جس کا حضرت حُبَاب بن مُنذِر نے مشورہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حُبَاب! تم نے عقل کا مشورہ دیا۔ غزوہ بدر میں خزرج کا جھنڈا حضرت حُبَاب بن مُنذِر کے پاس تھا۔ حضرت حُبَاب بن مُنذِر کی عمر 33 سال تھی جب غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 2، صفحہ 10، غزوہ بدر، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

ان کے بارے میں مزید حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرۃ خاتم النبیین میں لکھا ہے کہ ''جب آنحضرت ﷺ کو اپنے مخبروں سے لشکر قریش کے قریب آجانے کی اطلاع موصول ہوئی تو آپ نے اپنے ایک صحابی حُبَاب بن مُنذِر کو روانہ فرمایا کہ وہ جا کر دشمن کی تعداد اور طاقت کا پتہ لائیں اور آپ نے انہیں تاکید فرمائی کہ اگر دشمن کی طاقت زیادہ ہو اور مسلمانوں کے لئے خطرے کی صورت ہو تو پھر واپس آکر مجلس میں اس کا ذکر نہ کرنا کہ بہت بڑی تعداد ہے بلکہ علیحدگی میں اطلاع دینا تا کہ اس سے مسلمانوں میں کسی قسم کی بددلی نہ پھیلے۔ حُبَاب خفیہ خفیہ گئے اور نہایت ہوشیاری سے تھوڑی دیر میں ہی واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سارے حالات عرض کر دیئے۔

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے، صفحہ 484)

یحییٰ بن سعد سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم قُریظہ اور یوم النَضِیر کے موقع پر جب لوگوں سے مشورہ طلب کیا تو حضرت حُبَاب بن مُنذِر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ ہم محلات کے درمیان میں پڑاؤ کریں۔ (یعنی ان کے قریب ترین جائیں تا کہ وہاں کی باتیں بھی معلوم ہوسکیں اور نگرانی بھی صحیح ہوسکے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس مشورہ پر عمل کیا۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 427 تا 428، حباب بن منذرؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت مسلمانوں کی جو صورتحال تھی اس کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس طرح کنٹرول میں لائے اس کا یہ واقعہ ہے کہ ''حضرت ابوبکر نے حمد و ثنا بیان کی اور کہا کہ دیکھو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا تھا سن لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو یقیناً فوت ہوگئے اور جو اللہ کو پوجتا تھا تو اسے یاد رہے کہ اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اور حضرت ابوبکر نے یہ آیت پڑھی۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ کہ تم بھی مرنے والے ہو اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا۔ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ۔ (آل عمران: 145) کہ محمد صرف ایک رسول ہیں۔ آپ (ﷺ) سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ (ﷺ) فوت ہو جائیں یا قتل کئے جائیں تو تم اپنی ایڑھیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو کوئی اپنی ایڑھیوں کے بل پھر جائے تو وہ اللہ کو ہرگز نقصان نہ پہنچا سکے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا۔

سلیمان کہتے ہیں کہ یہ سن کر لوگ اتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ سلیمان کہتے ہیں کہ اور انصار بنی ساعدہ کے گھر حضرت سعد بن عبادۃ کے پاس اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح ان کے پاس گئے۔ حضرت عمر بولنے لگے تھے کہ حضرت ابوبکر نے انہیں خاموش کیا۔ حضرت عمر کہتے تھے کہ اللہ کی قسم! میں نے جو بولنا چاہا تھا تو اس لئے کہ میں نے ایسی تقریر تیار کی تھی جو مجھے پسند آئی تھی اور مجھے ڈر تھا کہ حضرت ابوبکر اس تک نہ پہنچ سکیں گے یعنی ویسا نہ بول سکیں گے۔ پھر اس کے بعد حضرت ابوبکر نے تقریر کی اور ایسی تقریر کی جو بلاغت میں تمام لوگوں کی تقریروں سے بڑھ کر تھی۔ انہوں نے اپنی تقریر کے اثناء میں یہ بھی کہا کہ ہم امیر ہیں اور تم وزیر ہو۔ حُبَاب بن مُنذِر نے یہ سن کر کہا کہ ہرگز نہیں۔ یہاں یہ ذکر اس لئے کر رہا ہوں کہ حُبَاب بن مُنذِر کا یہاں ذکر آتا ہے۔ حُبَاب بن مُنذِر نے یہ سن کر یہ کہا کہ ہرگز نہیں اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔ بخدا ہم ایسا نہیں کریں گے ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر آپ میں سے ہوگا۔ یعنی قریش میں سے بھی ہو اور انصار میں سے بھی ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہیں بلکہ امیر ہم ہیں اور تم وزیر ہو۔ کیونکہ یہ قریش لوگ بلحاظ نسب تمام عربوں سے اعلیٰ ہیں اور بلحاظ حسب وہ قدیمی عرب ہیں اس لئے عمر یا ابوعبیدۃ کی بیعت کرلو۔ حضرت عمر نے کہا نہیں بلکہ ہم تو آپ کی بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار ہیں اور ہم میں سے بہتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بیعت کی اور لوگوں نے بھی ان سے بیعت کی۔ اس وقت سب نے پھر بیعت کرلی۔ (صحیح البخاری، کتاب الفضائل اصحاب النبیؐ، باب قول النبیؐ لو کنت متخذا خلیلا، حدیث 3668)

حضرت حُبَاب بن مُنذِر سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ان دو باتوں میں سے کون سی آپ کو زیادہ پسند ہے؟ یہ کہ آپ دنیا میں اپنے صحابہ کے ساتھ رہیں یا یہ کہ اپنے رب کی طرف ان وعدوں کے ساتھ لوٹیں جو اس نے نعمتوں والی جنتوں میں قائم رہنے والی نعمتوں کا آپ سے وعدہ کیا ہے اور اس کا بھی وعدہ کیا ہے کہ جو آپ کو پسند ہو اور جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا کہ بتاؤ تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ تو صحابہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ہمیں یہ بات زیادہ پسند ہے کہ آپ ہمارے ساتھ ہوں اور ہمیں ہمارے دشمن کی کمزوریوں سے آگاہ کریں اور اللہ سے دعا کریں تا کہ وہ ان کے خلاف ہماری مدد کرے اور آپ ﷺ ہمیں آسمان کی خبروں سے آگاہ کریں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حُبَاب بن مُنذِر کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم نہیں بولتے؟ بڑے خاموش بیٹھے ہو۔ کہتے ہیں میں نے اس پر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! جو آپ کے رب نے آپ کیلئے پسند فرمایا ہے وہ اختیار کریں۔ پس آپ نے میری بات کو پسند فرمایا۔

(المستدرک علی الصحیحین، جلد 3، صفحہ 483، کتاب معرفۃ الصحابہؓ ذکر مناقب الحباب بن المنذرؓ، حدیث 5803، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت رِفَاعَہ بن رافع بن مالک بن عَجْلَان۔ یہ بھی انصاری ہیں۔ ان کی وفات حضرت امیر معاویہ کی امارت کے ابتدائی ایام میں ہوئی۔ حضرت رِفَاعَہ بن رافع بن مالک بن عَجْلَان۔ ان کی کنیت ابومُعاذ ہے۔ والدہ ام مالک بنت اُبَی بن سَلول تھیں جو عبداللہ بن اُبَی بن سَلول سردار المنافقین کی بہن تھیں۔ یہ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ غزوہ بدر اور اُحد اور خندق اور بیعت رضوان اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ کے دو بھائی تھے خلّاد بن رافع اور مالک بن رافع۔ یہ بھی غزوہ بدر میں شامل تھے۔ (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 279، رفاعہ بن رافعؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 447، رفاعہ بن رافعؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت معاذ نے اپنے باپ حضرت رِفَاعَہ بن رافع سے روایت کی ہے اور ان کے باپ اہل بدر میں سے تھے، انہوں نے کہا کہ جبرئیل نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا آپ مسلمانوں میں اہل بدر کو کیا مقام دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ بہترین مسلم یا ایسا ہی کوئی کلمہ فرمایا۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا اور اسی طرح وہ ملائکہ بھی افضل ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب شہود الملائکۃ بدرا، حدیث 3992)

ملائکہ کس طرح جنگ میں شریک ہوئے؟ حضرت سید زین العابدین شاہ صاحب نے بخاری کی جو شرح لکھی ہے بخاری کی اس میں ان فرشتوں کے شریک ہونے کے حوالے سے جو وضاحت بیان کی ہے وہ اس طرح ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا کہ اِذْ يُوْحِىْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّىْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِىْ فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ۔ (الانفال: 13) کہ یہ وہ وقت تھا جب تیرا رب ملائکہ کو بھی وحی کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پس مؤمنوں کو ثابت قدم بناؤ۔ میں کفار کے دلوں میں رعب ڈالوں گا۔ پس اے مومنو تم ان کی گردنوں پر حملے کرتے جاؤ اور ان کے پور پور پر ضرب لگاتے جاؤ۔ ضرب الاُعْنَاق اور ضربُ الرِّقَاب اور ضَرْبُ کُلَّ بَنَان سے مراد زوردار حملہ ہے جس میں نشانے کی صحت ملحوظ ہے۔'' اس سے ملتی جلتی دو تین روایتیں ہیں ان کے بارے میں شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ''روایات زیر باب میں فرشتوں کی موجودگی اور مشاہدے کا جو ذکر ہے وہ از قبیل مکاشفات ہے۔ (یعنی مکاشفہ کی صورت میں ہے) اور ان کی جنگ بھی اس قسم کی ہے جو اُن کے مناسب حال ہے۔ (یعنی جو فرشتوں کے مناسب حال جنگ ہوتی ہے وہ ہے) نہ تیر و تفنگ کی۔ (فرشتوں نے کوئی تیر اور تلواریں نہیں اٹھائی تھیں۔) اور ان کا مشاہدہ روحانی بینائی سے ہوتا ہے، نہ جسمانی آنکھ سے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مشاہدہ فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی اور ایسا ہی مشاہدہ اولیاء اللہ کو بھی ہوتا ہے۔ (کہ ملائکۃ اللہ کس طرح لڑتے ہیں) ملائکۃُ اللہ ہی کے تصرف میں سے تھا (یہ وضاحت شاہ صاحب کرتے ہیں) کہ عمائد قریش واقعہ نخلہ سے مشتعل ہو کر اپنے طیش میں آپے سے باہر ہو گئے اور یہی واقعہ بعد کی جنگوں کا ایک سبب بنا جن میں کفار قریش کی ہلاکت سے متعلق تقدیر الٰہی پوری ہوئی۔ ملائکۃ اللہ کا طریق کار ہمارے طریقہ کار سے جدا اور ان کا اسلوب جنگ ہمارے اسلوب جنگ سے نرالا ہے۔ بدر کے مقام پر دشمن کا عَقَنْقَل (تودۂ ریگ) کے فراز میں پڑاؤ کرنا (وہ اونچائی پر تھے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نشیب وادی میں اترنا اور صحابہ کرام کی قلیل تعداد کا دشمن کی نظر سے اوجھل رہنا، بادو باراں کا ظہور، (بارش ہوگئی۔ اس کا ظہور ہونا) صحابہ کرام کا ایک ایک تیر کا اپنے نشانے پر ٹھیک بیٹھنا۔ (جو بھی تیر صحابہ چلاتے تھے وہ نشانے پر صحیح بیٹھتا تھا۔ اس کا صحیح بیٹھنا) اور کاری ثابت ہونا، دشمن کی سراسیمگی اور صحابہ کرام کی دلجمعی۔ (دشمن پریشان تھا اور صحابہ کرام بڑی مستقل مزاجی اور دلجمعی سے جنگ لڑ رہے تھے) یہ سب ملائکۃ اللہ کے تصرف کا کرشمہ تھا جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں دی تھی کہ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ۔ (الانفال: 10) کہ اور اس وقت کو بھی یاد کرو جبکہ تم اپنے رب سے التجائیں کرتے تھے اس پر تمہارے رب نے تمہاری دعاؤں کو سنا اور کہا کہ میں تمہاری مدد ہزاروں فرشتوں سے کروں گا جن کا لشکر کے بعد لشکر بڑھ رہا ہوگا۔'' پھر لکھتے ہیں کہ ''دعائے نبوی کی قبولیت سے ظاہری اسباب میں جو جنبش پیدا ہوئی اس کے اندر ایک عجیب تسلسل دکھائی دیتا ہے۔ اس کے حصوں پر یکجائی نظر ڈالنے سے ملائکۃ اللہ کا لشکر بیکراں کارفرما نظر آتا ہے۔ (آپ بیان کرتے ہیں کہ) کس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نازک گھڑی میں بحفاظت مکہ مکرمہ سے نکالا اور کس نے اہل مکہ کو غافل رکھا اور پھر کس نے انہیں غار ثور تک لا کر آپ کے تعاقب سے قریش کو ناامید واپس لوٹا دیا اور کس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بحفاظت مدینہ منورہ پہنچایا جو اسلام کی ترقی کا اہم مرکز بنا۔''

پھر لکھتے ہیں کہ ''حضرت عباس کا ہجرت کے بعد مکہ مکرمہ میں بحالت شرک رہنا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی ہمدردی رکھنا اور آپ کو مدینہ منورہ میں قریش مکہ کے بدارادوں اور منصوبوں سے آگاہ کرتے رہنا (یعنی حضرت عباس کے ذریعہ سے) ہ بھی ملائکۃ اللہ کے تصرف کا ایک حصہ ہے۔'' (یہ ملائکہ اس طرح کام کرتے ہیں) ان سب واقعات کے پس پردہ ملائکہ ہی کی تحریک کارفرما تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات اور فتح و ظفرمندی کا پس منظر ایمان افروز آیت اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ (الانفال: 10) کی تفسیر پیش کرتا ہے۔''

پھر شاہ صاحب مزید فرماتے ہیں کہ ''میں نے صحیح بخاری مکمل حضرت خلیفہ اول حضرت مولانا نور الدین صاحب

کلامُ الامام

''دعا کے سلسلہ کو نہ توڑو اور توبہ و استغفار سے کام لو۔''

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 247)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

''دعا ایک قسم کی موت ہے جس کے بعد زندگی حاصل ہوتی ہے۔''

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 62)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

رضی اللہ عنہ سے سبقاً سبقاً پڑھی ہے اور اسی طرح قرآن مجید بھی کئی بار درساً درساً سنا اور پڑھا ہے۔ آپ (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول) ملائکۃ اللہ کے تعلق میں فرمایا کرتے تھے کہ نورالدین کو بھی ملائکۃ اللہ سے ہمکلام ہونے کا موقع ملا ہے اور نظام مَلَکی بہت وسیع نظام ہے۔ انسان کے قویٰ اور ملکات میں سے ہر قوت وملکہ کے لئے بھی ملائکہ متعین ہیں۔ قوت بصر وبصیرت، قوت سمع وسماعت، قوت لمس وبطش اور عقل وشعور اور قوائے مفکّرۃ ومدبّرہ کے ساتھ اگر ملائکۃ اللہ کی مدد اور ہم آہنگی نہ ہو تو یہ قوتیں بیکار بلکہ نقصان دہ ہو جاتی ہیں۔'' (ساری انسانی استعدادیں اور قوتیں جو ہیں وہ فرشتوں کی وجہ سے ہی کارآمد ہوتی ہیں) پھر لکھتے ہیں کہ ''تیر یا گولی کی شست ونشست اسی وقت اپنے نشانے پر راس آسکتی ہے جب عقل و شعور اپنے ٹھکانے پر اور دور ونزدیک کے فاصلے کا اندازہ صحیح ہو۔ اوسان بجا ہوں۔ قوت قلبیہ برقرار ہو ورنہ تیر خطا جائے گا۔'' لکھتے ہیں کہ (خلیفہ اول) ''فرمایا کرتے تھے کہ ایک ایک ذہنی اور جسمانی قوت کے ساتھ ملائکۃ اللہ متعین ہیں اور ان کا تعلق ہر انسان کی ہر قوت سے مختلف حالات کفر وایمان میں کم وبیش ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے ان کی تعداد غزوہ بدر کے ذکر میں تین ہزار اور غزوہ اُحد میں پانچ ہزار بتائی ہے۔ یہ فرق موقع ومحل کے اختلاف اور اہمیت فرضِ منصبی کی وجہ سے ہے۔ جنگ بدر میں دشمنوں کی تعداد کم اور جنگ اُحد میں زیادہ اور اسی نسبت سے خطرہ بھی زیادہ اور ملائکہ کی حفاظت بھی زیادہ تعداد میں نازل کئے جانے کا وعدہ ہے۔ فرماتا ہے وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (آل عمران: 127) کہ موعودہ نصرت الٰہی کا ظہور اللہ تعالیٰ کی صفت عزیزیت اور صفت حکیمیت سے ہے۔ یہ دونوں صفتیں حسن تدبیر اور کامل غلبہ واستحکام کی متقاضی ہیں جن میں اسباب نصرت کے تمام حلقے ایک دوسرے سے پیہم پیوست ہوتے ہیں۔ ان میں تسلسل واحکام پایا جاتا ہے اور وہ محکم تدبیر الٰہی سے قَوِی ومضبوط کئے جاتے ہیں۔''

(ماخوذ از صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب شھود الملائکۃ بدرا، جلد 8، صفحہ 71 تا 73، نظارت اشارت ربوہ)

تو یہ ہے وہ ساری اس علم کی گہرائی جو ملائکۃ اللہ کے جنگ کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتے بھیجے تھے جو جنگ کر رہے تھے نہ یہ کہ فرشتے خود مار رہے تھے۔ اور بعضوں کے نزدیک تو یہ بھی روایتوں میں ہے کہ فرشتوں نے جن کو مارا اور جن کو زخم لگائے ان کی پہچان بالکل علیحدہ تھی اور جو صحابہ کے ذریعہ سے لوگوں کو زخم پہنچ رہے تھے ان کی پہچان علیحدہ تھی۔ (فتح الباری، شرح صحیح البخاری، کتاب الغازی، باب شہود الملائکۃ بدرا، جلد 7، صفحہ 312، حدیث 3992، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

یہ غلط چیز ہے۔ اصل یہی ہے کہ فرشتے انسانی قویٰ کو صحیح طرح رہنمائی کرتے ہیں اور ان کا صحیح استعمال کرتے ہیں اور فرشتوں کی طرف سے جب یہ ہو رہا ہوتا ہے تو وہی فرشتوں کا لڑنا ہے۔

حضرت یحییٰ نے مُعاذ بن رِفاعَہ بن رافع سے روایت کی ہے۔ حضرت رِفاعَہ اہل بدر میں سے اور ان کے والد حضرت رافع عقبہ میں بیعت کرنے والوں میں سے ایک تھے۔ حضرت رافع اپنے بیٹے حضرت رِفاعَہ سے کہا کرتے تھے کہ مجھے یہ بات خوش نہ کرتی کہ بجائے بدر میں شریک ہونے کے مَیں عقبہ میں بیعت کرنے والوں میں شامل ہوتا۔ یعنی یہ بات میرے لئے بہت بڑی بات ہے، میرے لئے یہ زیادہ قابل اعزاز ہے کہ میں جنگ بدر میں شامل ہوا بہ نسبت اس کے کہ بیعت عقبہ میں مَیں نے بیعت کی۔ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب شھود الملائکۃ بدرا، حدیث 3993)

ایک بہت بڑا اعزاز مجھے جنگ بدر میں شامل ہو کے ملا۔ حضرت رِفاعَہ بن رافع جنگ جمل اور صفین میں حضرت علی کے ہمراہ تھے۔ ایک روایت کے مطابق جب حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بصرہ کی طرف لشکر کے ہمراہ نکلے تو حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی اہلیہ اُمّ الفضل بنتِ حارث نے حضرت علیؓ کو ان کے خروج کی اطلاع دی۔ اس پر حضرت علیؓ نے کہا حیرت ہے کہ لوگوں نے حضرت عثمانؓ پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا اور بغیر اکراہ کے میری بیعت کی۔ میں نے زبردستی تو نہیں کہا تھا کہ بیعت کرو۔ لوگوں نے میری بیعت کی اور طلحہؓ اور زبیرؓ نے بھی میری بیعت کی اور اب وہ لشکر کے ہمراہ عراق کی طرف نکل پڑے ہیں۔ اس پر حضرت رِفاعَہ بن رافع نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ہمارا گمان تھا کہ ہم لوگ یعنی انصار اس خلافت کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور ہمارا مقام دین میں بڑا ہے مگر آپ لوگوں نے کہا کہ ہم مہاجرین اوّلین ہیں اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور قریبی ہیں اور ہم تمہیں اللہ کی یاد دلاتے ہیں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی میں ہم سے مزاحمت نہ کرو اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ ہم نے اس وقت تمہیں اور (خلافت کے) امر کو چھوڑ دیا تھا۔ (ہم نے پھر بحث نہیں کی اور بالکل کامل اطاعت کے ساتھ خلافت کی بیعت کر لی)'' اور اس کی وجہ یہ تھی کہ جب ہم نے دیکھا کہ حق پر عمل ہو رہا ہے اور کتاب اللہ کی پیروی کی جا رہی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت قائم ہے تو ہمارے پاس راضی ہونے کے علاوہ کوئی اور چارہ ہی نہ تھا اور اس کے سوا ہمیں کیا چاہئے تھا اور ہم نے آپ کی بیعت کی اور پھر اس سے رجوع نہیں کیا۔ (پھر پیچھے ہٹے نہیں) اب آپ سے ان لوگوں نے مخالفت کی ہے جن سے آپ بہتر ہیں اور زیادہ پسندیدہ ہیں۔ پس آپ ہمیں اپنے حکم سے مطلع فرمائیں۔ اسی اثناء میں حَجّاج بن غَزِیَّہ اَنصاری آئے اور انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! اس معاملے کا تدارک اس سے پہلے کرنا چاہئے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے۔ میری جان کو کبھی چین نصیب نہ ہو، اگر میں موت کا خوف کروں۔ اے انصار کے گروہ! امیر المومنین کی دوسری دفعہ مدد کرو جس طرح تم نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی۔ اللہ کی قسم! یہ دوسری مدد پہلی مدد کی مانند ہوگی سوائے اس کے کہ ان دونوں میں سے پہلی مدد افضل ہے۔

(اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 280 تا 281، رفاعۃ بن رافعؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

بہر حال ان کی وفات حضرت امیر معاویہ کی امارت کے ابتدائی ایام میں ہوئی۔

(الاستیعاب، جلد 2، صفحہ 497، رفاعہ بن رافعؓ، مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

تو یہ تھا صحابہ کا ذکر۔ گزشتہ خطبہ کے واقعہ کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایک واقعہ کی مزید وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ مَیں نے حضرت عمارؓ کے بارے میں بیان کیا تھا کہ حضرت عمروؓ بن عاص نے ان کی وفات پر بڑے افسوس اور فکر کا اظہار کیا تھا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا تھا کہ عمار بن یاسر کو باغی گروہ قتل کرے گا اور حضرت عمرو بن عاص کو فکر اس لئے تھی کہ وہ امیر معاویہ کی طرف تھے اور حضرت عمار کو شہید کرنے والے حضرت امیر معاویہ کے فوجی تھے۔ (المستدرک علی الصحیحین، جلد 3، صفحہ 474، کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب عمار بن یاسرؓ، حدیث 5726، مطبوعہ دار الحرمین للطباعۃ والنشر والتوزیع 1997ء)

بہر حال اس بات پر بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ جب یہ باغی گروپ میں تھے تو پھر ان کا نام اتنی عزت سے کیوں لیا جاتا ہے اور حضرت امیر معاویہ کو بھی جماعت کے لٹریچر میں ایک مقام ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ صحابہ کا جو مقام ہے ہمارا کام نہیں کہ ہم کہیں کہ یہ بخشا جائے گا اور یہ نہیں بخشا جائے گا۔ جس بھی غلط فہمی یا غلطی کی وجہ سے یہ افسوسناک واقعہ ہوا اس کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اس کا خمیازہ مسلمانوں نے بھگتا بھی۔ یہ سوال ان لوگوں کے ذہنوں میں اٹھتے تھے جو اس زمانے میں تھے اور پھر وہ اپنی بے چینی کو دور کرنے کے لئے دعا بھی کرتے ہوں گے کہ یہ کیا ہو گیا کہ یہ بھی صحابی اور وہ بھی صحابی اور ایک دوسرے کے خلاف لڑ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی بھی مانگتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی بھی فرماتا تھا۔

چنانچہ ایک روایت ہے ابوضحیٰ سے مروی ہے کہ عَمرو بن شُرَحْبِیْل ابومَیْسَرۃ نے (جو حضرت عبداللہ بن مسعود کے فاضل شاگردوں میں سے تھے) خواب میں دیکھا کہ ایک سرسبز باغ ہے جس میں چند خیمے نصب تھے۔ ان میں حضرت عمارؓ بن یاسر بھی تھے اور چند اور خیمے تھے جن میں ذُوالْقَلَاع تھے۔ تو ابومیسرۃ نے پوچھا یہ کیسے ہو گیا کہ ان لوگوں نے تو باہم قتال کیا تھا، جنگ کی تھی۔ جواب ملا کہ ان لوگوں نے پروردگار کو وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃ یعنی بہت بڑا بخشش والا پایا ہے اس لئے اب وہاں اکٹھے ہو گئے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد 8، صفحہ 302، کتاب قتال اھل البغی، باب الدلیل علی ان فئۃ الباغیۃ......الخ، حدیث 16720، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پس یہ معاملات اب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں۔ ان معاملات اور اختلافات کو ہمارا کام نہیں کہ اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ ان معاملات کو دلوں میں رکھنے کی وجہ سے اور جنگوں کی وجہ سے ہی مسلمانوں کے دلوں میں دوری بڑھتی چلی گئی اور مسلمانوں میں اور تفرقہ پیدا ہوتا چلا گیا اور اس کا نتیجہ ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں۔ یہ باتیں ہمارے لئے بھی سبق ہیں کہ ان باتوں کو دلوں میں لانے کی بجائے وحدت پر قائم ہوں۔ جب ایک دفعہ میں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے امیر معاویہ کا کوئی واقعہ بیان کیا تھا تو کسی نے مجھے عرب ملکوں میں سے یہ لکھا کہ وہ تو باغی اور قاتل گروہ تھا اور اس کا سردار تھا۔ اس کا نام آپ اتنی عزت سے کیوں لیتے ہیں تو ان کے لئے بھی یہ جو خواب کی روایت ہے یہ کافی جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت وسیع ہے۔ ہمیں اپنے معاملات سنبھالنے چاہئیں اور ان لوگوں کے بارے میں اب بجائے کچھ سوچنے کے، کہنے کے اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بعض جگہ حضرت امیر معاویہ کے حوالے سے تعریفی بات کی ہے۔ (ماخوذ از ملائکۃ اللہ، انوار العلوم، جلد 5، صفحہ 552)

پس ہمیں بھی ان بزرگوں کی غلطیوں پر کچھ کہنے کی بجائے ان سے سبق لینا چاہئے۔ حضرت امیر معاویہ کے بارے میں ایک جگہ یہ بھی آتا ہے کہ جب حضرت علیؓ اور ان کی جنگ ہو رہی تھی اور اختلافات بڑے وسیع ہو رہے تھے تو اس وقت کے عیسائی بادشاہ نے کہا کہ مسلمانوں کی حالت اب کمزور ہے تو حملہ کرنا چاہا۔ حضرت امیر معاویہ کو جب یہ پتہ لگا تو انہوں نے کہا کہ تمہاری اگر یہ سوچ ہے تو یاد رکھو کہ اگر تم نے حملہ کیا تو حضرت علیؓ کے جھنڈے کے نیچے لڑنے والا سب سے پہلا جرنیل میں ہوں گا جو اُن کے جھنڈے کے نیچے ان کی طرف سے تمہارے خلاف لڑوں گا۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 430)

پس ہوش سے کام لو۔ تو بہر حال ان لوگوں کا یہ مقام بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ ایک رہیں اور وحدت پر قائم رہیں اور نیکیوں میں بڑھنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی، اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بُغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہوسکتی اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بُغض نہیں رکھنا چاہئے اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو

(ملفوظات، جلد 9 صفحہ 217 تا 218)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں ان کی مخالفت ان کی ابتدا میں ہوئی اور ایک وقت تک یہ مخالفت کا دَور چلتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ وہ مخالفت کا دَور اس طرح نہیں رہا اس زمانے میں سوائے اسلام کے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس کی مذہب کے حوالے سے مخالفت ہو رہی ہو

بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک طبقہ جن میں شدت پسند اور نام نہاد جہادی گروہ بھی شامل ہیں اور مسلمان علماء کا ایک طبقہ جنہیں نام نہاد علماء کہنا چاہئے جن کو نہ قرآنی تعلیم پر غور کرنے اور اسے سمجھنے کی صلاحیت ہے اور نہ ہی تاریخ کا صحیح تجزیہ کرنے کی صلاحیت ہے اور علم ہے، انہوں نے اسلام کے مخالفین کو اپنے خیالات پھیلانے اور اسلام کی غلط تصویر پیش کرنے کا موقع دیا ہوا ہے۔ بلکہ بہت سے تاریخی حقائق جن کا ان کو علم ہی نہیں اور مستشرقین کی تاریخ کو دیکھ کر وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تاریخ ہے اور اس سے بھی بڑھ کر اب اور پہلے بھی مسلمان حکومتوں نے اپنی حکومتوں کے غلط نظام چلا کر، اپنی رعایا پر ظلم کر کے مخالفینِ اسلام کے خیالات کو مزید ہوا دی اور ان کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ دیکھو جو لوگ، جو حکومتیں، جو لیڈر اپنے عوام کو ظالمانہ طریق پر مار سکتے ہیں ان سے دوسروں پر، غیر مذاہب پر ظلم نہ کرنے کی کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔ لیکن یہ سب باتیں بھی اسلام اور آنحضرت ﷺ کے سچا ہونے کی دلیل ہیں

ہم احمدی اس بات کے گواہ ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ آیا اور اس نے اپنے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ مسیح و مہدی کی آمد سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ نشانیاں اور خدا تعالیٰ کے اپنی کتاب میں بیان کردہ حالات و نشانات جو اس آنے والے مسیح و مہدی کے زمانے سے متعلق تھے ہم نے پورا ہوتے دیکھے اور دیکھ رہے ہیں

سب سے بڑا اعتراض جسے آجکل دنیا میں پیش کیا جاتا ہے اور بڑی شدت سے مغربی میڈیا بھی اور اسلام مخالف طاقتیں بھی پیش کر رہی ہیں وہ اسلام کی جنگجوانہ تعلیم اور اسلام کا شدت پسند اور دہشتگرد مذہب ہونا ہے، حقیقت میں یہ ایسا اعتراض ہے جس کا اسلامی تعلیم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے کچھ بھی تعلق نہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعتراض کو ردّ کر کے اسلامی جنگوں اور جہاد کی حقیقت کھول کر بتائی ہے

قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ، تاریخی حقائق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اسلامی جنگوں کے حوالہ سے غیر مسلموں کے اعتراضات کا ردّ اور جنگوں سے متعلق اسلامی تعلیمات کا تذکرہ

آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم بتا کر غیر مسلموں کے منہ بھی بند کریں اور مسلمانوں کو بھی بتا دیں کہ اب اگر تم اسلام کی ترقی دیکھنا چاہتے ہو اور اس کا حصہ بننا چاہتے ہو تو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہو کر ہی یہ کر سکتے ہو۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ کسی خونی مہدی نے نہیں آنا۔ اب اسلام نے پھیلنا ہے اور یقیناً پھیلنا ہے اور اپنی امن پسند تعلیم سے پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اب دنیا کی بقا ہے تو اس میں کہ اسلام کو قبول کرے۔ اب مسلمانوں نے اپنی ترقی کو دیکھنا ہے تو صرف اس مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ کر دیکھ سکتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ اور وہی مسیح و مہدی جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آیا اور جس نے جماعت کا ایک سلسلہ قائم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر اسلام کی عظمت کو قائم کرنے کیلئے اپنی تمام تر طاقتوں اور اپنی صلاحیتوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کرنے والے ہوں

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب۔ فرمودہ 27راگست 2017ء بروز اتوار بمقام کالسروئے جرمنی

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں ان کی مخالفت ان کی ابتدا میں ہوئی اور ایک وقت تک یہ مخالفت کا دَور چلتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ وہ مخالفت کا دَور اس طرح نہیں رہا۔ اس زمانے میں سوائے اسلام کے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس کی مذہب کے حوالے سے مخالفت ہو رہی ہو۔ مشرکین مکہ نے اسلام کو پھیلنے سے روکنے اور ختم کرنے کی اور مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچانے اور ختم کرنے کی اپنے وسائل اور اپنی طاقت اور اپنے طریقے سے کوشش کی اور پھر مختلف دوروں میں یہ کوششیں ہوتی رہیں۔ جب زمانہ کتابیں لکھنے اور پریس کا آیا تو مستشرقین نے اسلام کی مخالفت میں تاریخی حقائق کو غلط رنگ میں لکھ کر اور قرآن کریم کی غلط تشریح کر کے اس کی مخالفت کی اور آج تک جیسا کہ میں نے کہا یہ مخالفت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک طبقہ جن میں شدت پسند اور نام نہاد جہادی گروہ بھی شامل ہیں اور مسلمان علماء کا ایک طبقہ جنہیں نام نہاد علماء کہنا چاہئے جن کو نہ قرآنی تعلیم پر غور کرنے اور اسے سمجھنے کی صلاحیت ہے اور نہ ہی تاریخ کا صحیح تجزیہ کرنے کی صلاحیت ہے اور علم ہے، انہوں نے اسلام کے مخالفین کو اپنے خیالات پھیلانے اور اسلام کی غلط تصویر پیش کرنے کا موقع دیا ہوا ہے۔ بلکہ بہت سے تاریخی حقائق جن کا ان کو علم ہی نہیں اور مستشرقین کی تاریخ کو دیکھ کر وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تاریخ ہے اور اس سے بھی بڑھ کر اب اور پہلے بھی مسلمان حکومتوں نے اپنی حکومتوں کے غلط نظام چلا کر، اپنی رعایا پر ظلم کر کے مخالفینِ اسلام کے خیالات کو مزید ہوا دی اور ان کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ دیکھو جو لوگ، جو حکومتیں، جو لیڈر اپنے عوام کو ظالمانہ طریق پر مار سکتے ہیں ان سے دوسروں پر، غیر مذاہب پر ظلم نہ کرنے کی کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔

لیکن یہ سب باتیں بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچا ہونے کی دلیل ہیں۔ ایک تو اسلام مخالف طاقتوں کے بیانات اور کتابیں لکھنا اور اس کے تاریخی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں خطرہ ہے اور دل میں یہ فکر ہے کہ کیونکہ ابھی بھی مسلمانوں کا ایک طبقہ اپنی دینی تعلیم پر قائم ہے اور ابھی بھی قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس نے ہمیشہ رہنا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک وقت میں اسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب بن جائے اور اس کے ماننے والے سب دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے زیادہ ہو جائیں۔ اس لئے وہ اسلام کی مخالفت میں اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ کس طرح اس کو ختم کیا جائے۔

دوسرے جہاں تک مسلمان علماء اور بادشاہوں کا سوال ہے تو اس کی پیشگوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی تھی کہ ایک وقت کے بعد نہ انصاف پسند بادشاہ مسلمانوں میں رہیں گے (مسند احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 285، حدیث 18596، مسند نعمان بن بشیرؓ، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) اور نہ ہی علم و عمل والے علماء رہیں گے۔ قرآن کریم کی سمجھ ان کو نہیں ہوگی بلکہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ (الجامع لشعب الایمان، جلد 3، صفحہ 317 تا 318، حدیث 1763، مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون 2003ء) ایسے حالات میں پھر خدا تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجے گا جو دین اسلام کی حقیقت کو دنیا کو بتائے گا۔ مسلمانوں کی بھی صحیح رہنمائی کرے گا اور دنیا کو بھی بتائے گا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔ اور اسلام کی تعلیم پر جو الزام لگائے جاتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو جو غلط باتیں آپ کی طرف منسوب کر کے اعتراض کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس کی حقیقت کیا ہے۔ وہ دنیا کو بتائے گا کہ تم جس نبی اور جس دین کو دنیا کے لئے تباہ کُن تصور کرتے ہو وہی اصل میں دنیا کی بقا کا ضامن اور نجات دہندہ بھی ہے۔ گھریلو عائلی معاملات اور بچوں کی تربیت سے لے کر آپس کے معاشرتی تعلقات، رشتوں کے حقوق، تک اور معاشرے کے حقوق تجارتی لین دین اور حکومت چلانے کے طریق سے لے کر بین الاقوامی تعلقات اور حکومتوں کے آپس کے تعلقات اور دنیا کے امن کی ضمانت اور بین المذاہب تعلقات تک اسلام کی حقیقی تعلیم وہ آنے والا مسیح و مہدی بتائے گا۔

اسلام پر اعتراض کرنے والے اسلام پر اس اعتراض کو بھی بڑی شدت سے پیش کرتے ہیں کہ اسلام جنگجو مذہب ہے۔ وہ اس اعتراض کو بھی رد کرے گا اور یہ بھی بتائے گا کہ اسلام جنگوں کے ذریعہ نہیں پھیلا اور نہ ہی یہ جنگجو مذہب ہے اور یہ سب کچھ قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے ثابت کرے گا۔

ہم احمدی اس بات کے گواہ ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ آیا اور اس نے اپنے مسیح و

مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ مسیح و مہدی کی آمد سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ نشانیاں اور خدا تعالیٰ کے اپنی کتاب میں بیان کردہ حالات و نشانات جو اس آنے والے مسیح و مہدی کے زمانے سے متعلق تھے ہم نے پورا ہوتے دیکھے اور دیکھ رہے ہیں۔ چاند سورج گرہن کے رمضان کے مہینے اور خاص تاریخوں میں لگنے کے نشان کو مشرق و مغرب کے اخبارات نے آپ کے دعوے کے بعد پورا ہونے کی خبر کے ساتھ آج سے تقریباً 120 سال پہلے محفوظ کر لیا۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ، مورخہ 11ر اپریل 1894ء) بہرحال ان پیشگوئیوں اور نشانات کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔

اس وقت جو مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں اور جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اعتراضات ہیں ان میں سب سے بڑا اعتراض جسے آجکل دنیا میں پیش کیا جاتا ہے اور بڑی شدت سے مغربی میڈیا بھی اور اسلام مخالف طاقتیں بھی پیش کر رہی ہیں وہ اسلام کی جنگجوانہ تعلیم اور اسلام کا شدت پسند اور دہشتگرد مذہب ہونا ہے۔ حقیقت میں یہ ایسا اعتراض ہے جس کا اسلامی تعلیم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعتراض کو ردّ کر کے اسلامی جنگوں اور جہاد کی حقیقت کھول کر بتائی ہے۔ پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ہی ہیں جو صحیح رنگ میں اس حقیقت کو جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ اس حقیقت کو بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اسلامی جنگ بالکل دفاعی جنگ تھے۔‘‘ (ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 99، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خادموں کو مکّہ والوں نے برابر تیرہ سال تک خطرناک ایذائیں دیں اور تکلیفیں دیں اور طرح طرح کے دکھ اُن ظالموں نے دیئے۔ چنانچہ ان میں سے کئی قتل کئے گئے اور بعض بُرے بُرے عذابوں سے مارے گئے۔ چنانچہ تاریخ پڑھنے والے پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ بیچاری عورتوں کو سخت شرمناک ایذاؤں کے ساتھ مار دیا یہاں تک کہ ایک عورت کو دو اونٹوں سے باندھ دیا اور پھر ان کو مخالف جہات میں دوڑا دیا اور اس بیچاری کو چیر ڈالا۔ اس قسم کی ایذا رسانیوں اور تکلیفوں کو برابر تیرہ سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی پاک جماعت نے بڑے صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔ اس پر بھی انہوں نے اپنے ظلم کو نہ روکا اور آخر کار خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خدا تعالیٰ سے ان کی شرارت کی اطلاع پا کر مکّہ سے مدینہ کو ہجرت کی۔ پھر بھی انہوں نے تعاقب کیا اور آخر جب یہ لوگ پھر مدینہ پر چڑھائی کر کے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے حملہ کو روکنے کا حکم دیا۔ کیونکہ اب وہ وقت آ گیا تھا کہ اہلِ مکّہ اپنی شرارتوں اور شوخیوں کی پاداش میں عذاب الٰہی کا مزہ چکھیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے جو پہلے وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں گے تو عذاب الٰہی سے ہلاک کئے جائیں گے۔ وہ پورا ہوا۔ خود قرآن شریف میں ان لڑائیوں کی یہ وجہ صاف لکھی ہے۔‘‘ فرمایا ’’ اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُ ۔ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ بِغَیۡرِ حَقٍّ (الحج:40 تا41) یعنی ان لوگوں کو مقابلہ کی اجازت دی گئی جن کے قتل کے لئے مخالفوں نے چڑھائی کی۔ (اس لئے اجازت دی گئی) کہ ان پر ظلم ہوا اور خدا تعالیٰ مظلوم کی حمایت کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ مظلوم ہیں جو ناحق اپنے وطنوں سے نکالے گئے۔ ان کا گناہ بجز اس کے اَور کوئی نہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا ربّ اللہ ہے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’یہ وہ آیت ہے جس سے اسلامی جنگوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔‘‘ ’’یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں جنگ کی اجازت دی گئی۔‘‘ ’’پھر جس قدر رعایتیں اسلامی جنگوں میں دیکھو گے۔‘‘ جنگ کی اجازت کے بعد بھی بعض شرطیں ہیں۔ فرمایا یہ رعایتیں جنگوں میں دیکھو گے ممکن نہیں کہ موسوی یا یشوعی لڑائیوں میں اس کی نظیر مل سکے۔ موسوی لڑائیوں میں لاکھوں بے گناہ بچوں کا مارا جانا، بوڑھوں اور عورتوں کا قتل، باغات اور درختوں کا جلا کر خاک سیاہ کر دینا توارات سے ثابت ہے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے باوصفیکہ ان شریروں سے وہ سختیاں اور تکلیفیں دیکھی تھیں جو پہلے کسی نے نہ دیکھی تھیں پھر ان دفاعی جنگوں میں بھی بچوں کو قتل نہ کرنے، عورتوں اور بوڑھوں کو نہ مارنے، راہبوں سے تعلق نہ رکھنے اور کھیتوں اور ثمردار درختوں کو نہ جلانے اور عبادتگاہوں کے مسمار نہ کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

آپ فرماتے ہیں ’’اسرائیلی نبیوں کے زمانے میں جیسے شریر اپنی شرارتوں سے باز نہ آتے تھے اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں بھی حد سے نکل گئے تھے۔ پس اسی خدا نے جو رؤوف و رحیم بھی ہے، پھر شریروں کے لئے اس میں غضب بھی ہے، اُن کو ان جنگوں کے ذریعہ جو خود انہوں نے ہی پیدا کی تھیں، سزا دے دی۔‘‘ فرمایا کہ ’’لوط کی قوم سے کیا سلوک ہوا۔ نوح کے مخالفوں کا کیا انجام ہوا۔ پھر مکّہ والوں کو اگر اس رنگ میں سزا دی تو کیوں اعتراض کرتے ہو۔ کیا کوئی عذاب مخصوص ہے کہ طاعون ہی ہو یا پتھر برسائے جائیں۔ خدا جس طرح چاہے عذاب دے دے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’سنّت قدیمہ اس طرح پر جاری رہی ہے۔ اگر کوئی ناعاقبت اندیش اعتراض کرے تو اُسے موسیٰ کے زمانہ اور جنگوں پر اعتراض کا موقع مل سکتا ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کوئی رعایت روا نہیں رکھی گئی۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ آجکل عقل کا زمانہ ہے اور اب یہ اعتراض کوئی وُقعت نہیں رکھ سکتے کیونکہ جب کوئی مذاہب سے الگ ہو کر دیکھے گا تو اسے صاف نظر آ جائے گا کہ اسلامی جنگوں میں اوّل سے آخر تک دفاعی رنگ مقصود ہے اور ہر قسم کی رعایتیں روا رکھی ہیں۔‘‘ پس عقل کی آنکھ سے دیکھنا ضروری ہے اور ہمیں ان کو دکھانا ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں ’’مجھ سے جب کوئی آریہ یا ہندو اسلامی جنگوں کی نسبت دریافت کرتا ہے تو اسے میں نرمی اور ملاطفت سے یہی سمجھاتا ہوں کہ جو‘‘ (کفار لوگ) ’’مارے گئے وہ اپنی ہی تلوار سے مارے گئے۔ جب ان کے مظالم کی انتہا ہو گئی تو آخر ان کو سزا دی گئی اور ان کے حملوں کو روکا گیا۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ اس کی یہی تعلیم ہے کہ کسی سے تعرّض نہ کرو۔ جنہوں نے سبقت نہیں کی ان سے احسان کرو۔‘‘ بلاوجہ لڑو نہیں۔ جو پہلے لڑائی شروع نہیں کرتے ان سے نہ صِرف صَرفِ نظر کرنا ہے بلکہ ان سے احسان کا سلوک کرو‘‘ اور ابتدا کرنے والوں اور ظالموں کے مقابلہ میں بھی دفاع کا لحاظ رکھو۔ حد سے نہ بڑھو۔ اسلام کی ابتدا میں ایسی مشکلات درپیش تھیں کہ ان کی نظیر نہیں ملتی۔ ایک کے مسلمان ہونے پر مرنے مارنے کو تیار ہو جاتے تھے۔‘‘ کفّار میں سے جب کوئی مسلمان ہوتا تھا تو مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے تھے۔ ’’اور ہزاروں فتنے برپا ہوتے تھے اور فتنہ تو قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ پس امن عامہ کے قیام کیلئے مقابلہ کرنا پڑا۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’پھر منجملہ اور جزئیات کے غلامی کے مسئلہ پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے غلاموں کے آزاد کرنے کی تعلیم دی ہے اور تاکید کی ہے جو اَور کسی کتاب میں نہیں ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 100 تا 103، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

فرماتے ہیں کہ ’’ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جب مکّہ والوں نے آپؐ کو نکالا اور تیرہ برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپؐ کو پہنچاتے رہے۔ آپؐ کے صحابہ کو سخت سخت تکلیفیں دیں جن کے تصوّر سے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ اُس وقت جیسے صبر اور برداشت سے آپؐ نے کام لیا وہ ظاہر بات ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کے حکم سے آپؐ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکّہ کا موقع ملا تو اس وقت ان تکالیف اور مصائب اور سختیوں کا خیال کر کے جو مکہ والوں نے تیرہ سال تک آپ پر اور آپ کی جماعت پر کی تھیں آپؐ کو حق پہنچتا تھا کہ قتلِ عام کر کے مکّہ والوں کو تباہ کر دیتے اور اس قتل میں کوئی مخالف بھی آپ پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ان تکالیف کے لئے وہ واجب القتل ہو چکے تھے۔ اس لئے اگر آپ میں قوت غضبی ہوتی‘‘ یعنی آپ نے صرف غصّہ سے کام لینا ہوتا اور بدلے لینے ہوتے اور کینے رکھنے ہوتے ’’تو وہ (فتح مکّہ) بڑا عجیب موقع انتقام کا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے۔ مگر آپ نے کیا کِیا؟ آپؐ نے اُن سب کو چھوڑ دیا اور کہا لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ ۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ مکّہ کی مصائب اور تکالیف کے نظارہ کو دیکھو کہ قوت و طاقت کے ہوتے ہوئے کس طرح پر اپنے جان ستاں دشمنوں کو معاف کیا جاتا ہے۔ یہ ہے نمونہ آپ کے اخلاق فاضلہ کا جس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔‘‘ (ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 162، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

پس یہ باتیں جو آپ نے بیان فرمائی ہیں یقیناً ابتدائی تاریخ اس کی گواہ ہے۔ یہ ایک دو واقعات نہیں یا کبھی کبھار ہونے والے واقعات نہیں ہیں بلکہ مسلمان روزانہ کفّار کے ظالمانہ رویّوں سے گزرتے تھے۔ ایک دو واقعات مَیں پیش کرتا ہوں۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا اور اہل مکہ کو بتایا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں اور رسول ہو کر آیا ہوں اور تمہیں کہتا ہوں کہ بتوں کی پوجا چھوڑ دو کہ یہ تمہیں کوئی نفع یا نقصان نہیں دے سکتے بلکہ ایک خدا کی عبادت کرو جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پہلے تو اہل مکہ مذاق میں یہ باتیں ٹالنے لگے۔ لیکن جب دیکھا کہ لوگوں پر ان باتوں کا اثر ہو رہا ہے اور چند لوگ آپ کے گرد جمع ہو کر، ایمان لا کر پھر ایک چھوٹی سی جماعت بن گئے ہیں تو پھر انہیں خطرہ پیدا ہوا کہ یہ چھوٹی سی جماعت ایک روز اکثریت بن جائے گی۔ تب رؤوسائے مکہ بھی گھبرائے کہ ہم تو اس پیغام کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے تھے لیکن یہ پیغام تو ایک طبقہ میں تعریف اور تحسین حاصل کر رہا ہے، مقبول ہوتا چلا جا رہا ہے۔ تب انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس آواز کو سختی سے روکا جائے اور اس رسول کے ماننے والوں پر سختی کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اسلام لانے والوں پر ظلم و تعدی کی انتہا شروع کر دی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بیان فرمایا ہے۔ ایک دفعہ جبکہ اسلام کے پھیلنے کا زمانہ شروع ہو چکا تھا، بعض مسلمانوں نے ایک ابتدائی صحابی حضرت خبابؓ کی کمر پر سے کپڑا اٹھا ہوا دیکھا تو آپ کی پیٹھ کی کھال کی عجیب قسم کی حالت تھی۔ عجیب طرح سخت کھال تھی اور انسان کی ایسی کھال نہیں ہو سکتی۔ لوگوں نے گھبرا کر پوچھا کہ یہ آپ کو کیا ہوا ہے۔ تو ان صحابی نے ہنس کر جواب دیا کہ ہم نو مسلم جوانوں کو عرب کے رؤوسا مکّہ کی گلیوں میں سخت اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹا کرتے تھے اور کئی کئی دن یہ ظلم ہم پر ہوتا تھا اور بار بار ہوتا تھا اس کی وجہ سے میری پیٹھ کے چمڑے کی یہ حالت ہو گئی ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جزء 3، صفحہ 88، باب ومن حلفاء بنی زھرۃ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر اسی طرح دوسرے غلاموں کے حالات ہیں۔ حضرت عمار ہیں۔ حضرت بلال ہیں جن کو ان کے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

’’مومن وہ ہے جس سے دوسرے مومن

اپنی جانوں اور اموال کے لحاظ سے امن میں رہیں۔‘‘

(مسند احمد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

’’کسی شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ

اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔‘‘

(صحیح بخاری، کتاب الادب)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

مالک گرم ریت پر لٹا کر اوراوپر پتھر رکھ کر گھسیٹا کرتے تھے بلکہ بعض دفعہ دوسرے نوجوان کافروں کو کہا کرتے تھے کہ ان کے سینوں پر کودو۔ جب یہ گرم ریت میں لیٹے ہوں گے تو ان کے سینوں پر چڑھ جاؤ اور پھر ان پر کودو۔ جب تک یہ بتوں کی بڑائی اور الوہیت کا اقرار نہ کریں ایسا کرتے چلے جاؤ۔ لیکن تاریخ نے حضرت بلالؓ کے اس ظلم کی حالت میں بھی ادا کئے ہوئے الفاظ سنہری حروف میں محفوظ کئے ہیں کہ اَحَدٌ اَحَدٌ کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ایک ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 86، حدیث 3832، مسند عبد اللہ بن مسعودؓ، مطبوعہ عالم الکتب العلمیۃ بیروت 1998ء)، (سیرت ابن ہشام، صفحہ 235، باب ذکر عدوان المشرکین علی المستضعفین ...... الخ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001)

ایک دفعہ حضرت یاسرؓ اور ان کی بیوی پر ظلم ہو رہا تھا اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی حالت کو جب دیکھا تو آپ کا دل بھر آیا۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا اے یاسر کے خاندان! صبر سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جنت تیار کی ہوئی ہے۔ چنانچہ اسی ظلم کے دوران حضرت یاسرؓ نے اپنی جان دے دی لیکن خدائے واحد کی وحدانیت کا انکار نہ کیا۔ اس پر بھی ان ظالم کافروں کی تسلی نہیں ہوئی اور انہوں نے بوڑھی عورت حضرت سمیّہؓ پر بھی ظلم جاری رکھا اور ابوجہل نے ان کو نیزہ مارا جواُن کی ران میں سے گزرتا ہوا پیٹ کے آر پار ہو گیا اور تڑپتے ہوئے اس کمزور بوڑھی عورت نے بھی جان دے دی لیکن اپنے ایمان کو قربان نہیں کیا۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، جلد 1، صفحہ 496، باب اسلام حمزۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) زُنیرہ ایک لونڈی تھی۔ ابوجہل نے ان کو ایک دن اتنا مارا کہ ان کی آنکھ کی بینائی ضائع ہو گئی۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، جلد 1، صفحہ 502، باب اسلام حمزۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) اور اس طرح کی بیشمار مثالیں ہیں ظلموں کی جو کفار مکّہ نے مسلمان غلاموں پر کئے۔ ایسے ایسے ظلم ہیں جو برداشت کرنے انسانی طاقت سے باہر لگتے ہیں لیکن ان مظلوموں کے ایمان ایسی حالت میں بھی چٹان کی طرح مضبوط تھے۔ کیوں نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب نے ان کی اس ایمانی حالت پر انہیں جنت کی بشارت دی تھی۔ انہوں نے اِس دنیا کی بجائے اُس دنیا کو ترجیح دی جو دائمی ہے اور جہاں خدا تعالیٰ کے پیار کے ہر وقت نظارے ہیں۔ یہ جنتیں انہیں ظلم سہنے کی وجہ سے ملی تھیں، ظلم کرنے کی وجہ سے نہیں جو آجکل کے دہشتگرد گروپ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ جنت ملے گی۔ جو ظلم معصوموں کو قتل کر کے یہ دہشتگرد کر رہے ہیں یا جو ظلم امن قائم کرنے کے نام پر حکومتیں کر رہی ہیں یا علماء کر رہے ہیں یہ جنت کی نہیں بلکہ جہنم کی بشارتیں ہیں۔ تو بہرحال اہل مکّہ نے یہ ظلم اپنی انتہا تک پہنچائے۔

اور صرف مسلمان غلاموں تک یہ بات محدود نہیں رہی بلکہ آزاد مسلمانوں پر بھی یہ ظلم ہوئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مالدار شخص تھے اور عمر کے لحاظ سے بھی اس وقت تقریباً چالیس سال کے قریب تھے لیکن ان کے اسلام لانے پر ان کے چچا نے انہیں رسّیوں سے باندھ کر پھر مارا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جزء 3، صفحہ 31، باب ذکر اسلام عثمان بن عفانؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) اسی طرح ایک صحابی زبیر بن العوام کا ذکر ملتا ہے۔ بڑے کڑیل جوان تھے۔ ان کا چچا انہیں چٹائی میں لپیٹ کر دھواں دیا کرتا تھا تا کہ ان کا سانس رک جائے اور اس حالت میں پوچھتا تھا کہ ابھی بھی کہتے ہو کہ اسلام سچا مذہب ہے اور اللہ ایک ہے؟ مگر یہ وہ لوگ تھے جن کے ایمان متزلزل نہیں ہو سکتے تھے اور کہتے تھے کہ صداقت کو پہچان کر ہم اب کس طرح اس کا انکار کر سکتے ہیں۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، جلد 1، صفحہ 457، ذکر اوّل من امن باللہ ورسولہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) اسی طرح کے اور واقعات ہیں آزاد مسلمانوں کے بھی جو خاندانی بھی تھے اور صاحب ثروت بھی تھے جن پر کفار مکہ نے ان کے دین سے ہٹانے کے لئے ظلم کئے لیکن انہوں نے سچائی کو پہچان کر، خدا تعالیٰ کی عبادت کے لطف کو دیکھ کر، اللہ تعالیٰ کی محبت کے مزے کو چکھ کر پھر اپنے آرام پر ہر ظلم کو ترجیح دی اور کفر کا انکار کیا۔

پھر اسی پر بس نہیں ہے۔ کفار نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کو بھی ظلم کا نشانہ بنایا اور انہیں بھی نہیں چھوڑا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ عبادت کر رہے تھے کہ کفار نے آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر آپ کو کھینچنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ آخر حضرت ابوبکر وہاں آئے تو انہوں نے ان کافروں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھڑوایا اور ان کافروں کو کہا کہ کیا تم اس لئے ایک آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ خدا میرا معبود حقیقی ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مالقی النبیؐ واصحابہ من المشرکین بمکۃ، حدیث 3856) اسی طرح ایک دفعہ آپ سجدہ میں تھے تو اونٹ کی اوجھڑی لا کر آپ کی پیٹھ پر رکھ دی اور آپ اس کی وجہ سے سجدہ سے سر نہیں اٹھا سکتے تھے یہاں تک کہ کسی نے آ کر اس کو اٹھایا۔ (صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مالقی النبیؐ واصحابہ من المشرکین بمکۃ، حدیث 3854) ایک دفعہ مکہ کے اوباشوں کی ایک جماعت آپ کی گردن پر یہ کہہ کر تھپڑ مارتی چلی گئی کہ لوگو یہ شخص کہتا ہے کہ مَیں نبی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر مسلسل پتھر مارے جاتے تھے۔

(سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 143)

بہرحال مسلمانوں سے یہ ظالمانہ سلوک جاری رہا اور مخالفت ترقی کرتی چلی گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بعض صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کو کہا لیکن یہ ہجرت بھی چوری چھپے ہوئی۔ مکّہ والوں کو یہ برداشت نہیں ہو سکتا تھا کہ ان کے پنجے سے اس طرح یہ لوگ آزاد ہو کر نکل جائیں۔ جب مکّہ والوں کو اس ہجرت کا علم ہوا تو انہوں نے ان کا پیچھا کیا لیکن پکڑ نہ سکے اور یہ لوگ حبشہ پہنچ گئے۔ پھر وہ کفّار لوگ حبشہ کے بادشاہ تک پہنچے اور اس کے کان بھرنے کی کوشش کی کہ اس طرح بعض لوگ جو تمہارے دین کے بھی خلاف ہیں مکہ سے بھاگ کر یہاں آ گئے ہیں اور بادشاہ سے درخواست ہے کہ انہیں ہمارے حوالے کیا جائے۔ لیکن بادشاہ نے حقیقت معلوم کرنے کے بعد ان لوگوں کو کفار کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، جلد 1، صفحہ 503، 506، باب الھجرۃ الاولیٰ الی الحبشۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

یہاں سے وہ ناکام لوٹے۔ اور پھر جو باقی مسلمان تھے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اور آپ کا خاندان بھی شامل تھا ان پر ظلم کرنے کا فیصلہ کیا کہ اب ان کو دین سے باز رکھنے کا اور ان کو ہٹانے کا یہی علاج ہے کہ ان لوگوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ کوئی شخص ان کے پاس سودا فروخت نہ کرے۔ انہیں کھانے پینے کی چیزیں نہ دے۔ ان سے لین دین نہ کرے۔ آخر اس ظالمانہ فیصلہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے مسلمان رشتہ دار اور وہ رشتہ دار جو مسلمان نہیں بھی تھے لیکن آپ کی حمایت میں تھے اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ، مسلمانوں کے ساتھ ایک جگہ جو ابوطالب کی ملکیت تھی وہاں چلے گئے تا کہ وہاں پناہ لی جائے۔ سب بے سروسامان تھے۔ نہ روپیہ پیسہ تھا ہاتھ میں، نہ کھانے پینے کا سامان تھا۔ ایسے حالات میں آپ اور آپ کے ساتھی تقریباً تین سال تک رہے۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، جلد 2، صفحہ 12 تا 14، باب دخول الشعب وخبر الصحیفۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) ان حالات کا اندازہ کوئی دوسرا نہیں لگا سکتا۔ بہرحال شعب ابی طالب کے یہ تین سال مسلمانوں کیلئے بڑے کٹھن تھے۔ فاقہ زدہ مسلمان فاقوں مرنے کو تو تیار تھے لیکن اپنا دین بیچنے پر نہیں۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ ایک رات چلتے ہوئے مَیں نے پاؤں کے نیچے کوئی نرم چیز محسوس کی اور فوراً اسے اٹھا کر کھا لیا کہ شاید کھانے کی چیز ہو۔ مجھے آج تک نہیں پتا کہ وہ کیا چیز تھی۔ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 274، باب حدیث نقض الصحیفۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001) تو یہ تھی ان لوگوں کی فاقے کی حالت۔ آخر تین سال بعد مکّہ کے پانچ شرفاء نے اس فیصلہ کے خلاف آواز اٹھائی اور شعب ابی طالب کے دہانے پر گئے اور محصورین کو آواز دی کہ وہ باہر نکلیں ہم معاہدہ توڑنے کو تیار ہیں۔ (سیرۃ الحلبیۃ، جلد 1، صفحہ 487، باب الھجرۃ الثانیۃ الی الحبشۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) آخر یہ محاصرہ ختم ہوا۔ مکہ والوں کا یہ ظلم بھی انتہا کا ظلم تھا۔ ان فاقوں کی وجہ سے آپ کی وفا شعار بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات معاہدہ ختم ہونے کے چند دن بعد ہوئی اور مہینے بعد تقریباً ابوطالب بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(امتاع الاسماع، جلد اوّل، صفحہ 45، باب موت خدیجۃ و ابی طالب (عام الحزن)، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1999ء)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بعد بھی مخالفتوں کا سامنا رہا اور تبلیغ میں رکاوٹیں کھڑی کی جاتی رہیں لیکن اسلام کا پیغام خاموشی سے مکہ کی حدود سے باہر بھی نکلنا شروع ہوا اور مدینہ میں کچھ لوگ ایمان لے آئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے اِذن سے آپ نے بھی ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا اور مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اس دوران میں کفّار مکّہ نے آپ کو قتل کرنے کا بھی فیصلہ کر لیا تھا منصوبہ بنا لیا تھا لیکن آپ کی ہجرت خاص الٰہی تقدیر سے ہوئی تھی اور کفار اپنے ارادے میں ناکام ہوئے اور آپ مدینہ پہنچ گئے۔ یہاں مسلمانوں کی ایک جماعت نے آپ کا استقبال کیا اور مدینے کے انصار نے مہاجروں کے لئے اور آپؐ کے لئے اپنی مہمان نوازی اور قربانی کا بہترین نمونہ دکھایا۔ یہاں پھر مدینہ کے رہنے والے مسلمانوں، یہودیوں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ معاہدہ ہوا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سربراہِ حکومت کے طور پر وہاں نظام چلانے کیلئے اختیارات دیئے گئے اور ساتھ ہی آپ نے پیار اور محبت اور امن کے ساتھ اسلام کی تبلیغ بھی جاری رکھی۔ کوئی جبر، کوئی سختی کسی پر نہیں کی۔ یہودی اپنی شریعت کے مطابق پابند تھے۔ مسلمان شرعی معاملات میں، فیصلوں میں اپنی شریعت کے مطابق پابند تھے۔ لیکن ساتھ ہی تعلیم، انصاف اور عورتوں کے حقوق اور غرباء کے حقوق، شہری سہولتوں اور راستوں کے حقوق وغیرہ کے متعلق ایک طریق اور قانون بھی وضع ہو گیا۔ لیکن کفّار کو مسلمانوں کا امن میں رہنا کس طرح بھا سکتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بہانے سے منصوبہ بندی کر کے مدینہ پر حملے کی کوشش کی اور یوں پہلی جنگ ہوئی جس میں دشمن کے ایک ہزار سپاہی پورے جنگی ساز وسامان کے ساتھ لیس تھے اور مسلمان صرف 313 اور ان کے پاس بھی چند تلواریں۔ جنگی فنون سے ناواقف۔ بہرحال یہ جنگ ''جنگِ بدر'' کہلاتی ہے۔ دنیاوی لحاظ سے تو ایسے حالات میں مسلمانوں کی شکست یقینی ہونی چاہئے تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید مسلمانوں کے شامل حال تھی اس لئے ان نہتّے مسلمانوں نے کفار پر فتح پائی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جنگ کی اجازت اس لئے دی تھی کہ مسلمان کافروں کے ظلم سے بچ کر ہجرت کر گئے ہیں لیکن پھر بھی کفار نے پیچھا کیا ہے اور جنگ کر کے ظلم سے مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب تمہیں اجازت ہے کہ ان کا جواب دو۔ اور ان آیات میں صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی گئی ہے بلکہ ساتھ ہی دوسرے مذاہب کو بھی محفوظ کیا ہے۔ پس ظلم کا خاتمہ کرنے اور مذاہب کو بچانے کیلئے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ یہ مکمل آیات اس طرح پر ہیں کہ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا۔ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ۔ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا۔ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ۔ (الحج:40 تا 41) ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے اس قتال کی اجازت دی جاتی ہے۔ (پریس والے بھی بڑے اعتراض کر رہے ہیں۔ دو تین دن سے مجھ پر یہی سوال کر رہے ہیں کہ جنگ کی اجازت بھی تو دی گئی ہے۔) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ (اس وجہ سے اجازت دی گئی۔) اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بناء پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

پس کون ہے جو عقل رکھتا ہو پھر اسلام پر اعتراض کرے کہ یہ جنگجوانہ مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو جنگ کی اجازت کا پہلا حکم نازل کر کے ہی مسلمانوں کو مذہبی آزادی کی حفاظت کا ذمہ دار بنا دیا کہ یہ مذہب مخالف

طاقتیں ہیں جو گرجوں کو بھی گرا دیں گی۔ راہب خانوں کو بھی گرا دیں گی۔ یہود کے معابد کو بھی گرا دیں گی اور مساجد کو بھی گرا دیں گی۔ ایسے خوبصورت حکم کو دیکھ کر اور سن کر تو پھر دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو اسلام کو دہشتگرد کہنے کے بجائے اس کی حمایت میں کھڑا ہونا چاہئے۔ جب بھی پریس کو یہ جواب دیا جاتا ہے تو وہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ بڑا اعلیٰ حکم ہے اور ہر ایک sensible آدمی جو ہے، عقلمند آدمی جو ہے وہ اس بات پر حیران ہوتا ہے کہ کیسا عمدہ حکم ہے قرآن کا۔

پس آج یہ ہر احمدی کا کام ہے کہ دنیا کو بتائے کہ تم جو اسلام پر اعتراض کرتے ہو، اسلام تو تمہارے مذاہب کے عبادتخانوں کی حفاظت کی ہدایت دیتا ہے اور تیرہ سال کی مسلسل انتہائی درندگی کی انتہا کو پہنچے ہوئے ظلموں کے بعد بھی جب اہل مکہ نے حملہ کیا تو اس خدا نے جو رب العالمین ہے مسلمانوں کو ان پر کئے ظلموں کا بدلہ لینے کیلئے نہیں کہا بلکہ ایسے وقت میں بھی اسلام کی امن پسند تعلیم کو یاد رکھنے کا حکم دیا کہ ظلم کے خلاف اگر تلوار اٹھانی ہے تو صرف امن قائم کرنے کیلئے اٹھانی ہے۔ بیشک اسلام آخری شرعی اور مکمل دین ہے لیکن اس کے باوجود یاد رکھو کہ دین کے بارے میں کوئی جبر نہیں۔ اپنی تعلیم دنیا کو بتاؤ۔ یہ بتا دو کہ اسلام ہی اب حقیقی اور سچا مذہب ہے اور حق اور جھوٹ میں فرق ظاہر ہو چکا ہے لیکن پھر بھی تم نے دوسرے مذاہب کے عبادت خانوں کو مسمار نہیں کرنا بلکہ انکی حفاظت کرنی ہے۔

یہ آیت ان نام نہاد خلافت کے دعویٰ کرنے والوں اور اس کے ماننے والوں کے خیالات اور عمل کی بھی نفی کرتی ہے جو دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں اور چرچوں وغیرہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں مسمار کر رہے ہیں۔ بہرحال اس جنگ کے بعد بھی کفّار نے بار بار مسلمانوں سے جنگیں کی۔ بڑی تیاریوں کے ساتھ حملے کئے۔ جنگِ اُحد ہے۔ جنگِ خندق ہے اور دوسری جنگیں ہیں لیکن مسلمانوں کی طرف سے کبھی بھی پہلے حملے نہیں کئے گئے۔ اگر فوجیں بھیجی بھی گئیں، لشکر بھیجے بھی گئے تو امن قائم کرنے کیلئے۔ بعض جگہ سے جب یہ اطلاعیں آتی تھیں کہ دشمن حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے تو وہاں فوجیں بھیجی جاتی تھیں اور جب دشمن نے حملہ نہیں کیا اور جس خبر کی بناء پر لشکر بھیجے جاتے تھے وہ غلط ثابت ہوئی تو مسلمان بغیر جنگ کے واپس آ گئے۔

اور پھر جو جنگیں ہوئیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے بعض شرائط اور پابندیاں رکھیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بیان فرمایا ہے کہ جس قدر جنگ کی حالت میں بھی رعایتیں اسلام نے رکھی ہیں کسی دوسرے مذہب نے یہ تعلیم نہیں دی۔ بلکہ آجکل کی دنیا جو اپنے آپ کو مہذّب کہتی ہے اس میں بھی ان باتوں کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ چنانچہ مختلف جگہوں میں قرآن کریم جنگ کی صورت میں بھی نہایت انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا وَقَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَکُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوۡا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ۔ وَاقۡتُلُوۡھُمۡ حَیۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡھُمۡ وَاَخۡرِجُوۡھُمۡ مِّنۡ حَیۡثُ اَخۡرَجُوۡکُمۡ وَالۡفِتۡنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الۡقَتۡلِ وَلَا تُقٰتِلُوۡھُمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوۡکُمۡ فِیۡهِ فَاِنۡ قٰتَلُوۡکُمۡ فَاقۡتُلُوۡھُمۡ۔ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الۡکٰفِرِیۡنَ۔ فَاِنِ انۡتَھَوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ۔ وَقٰتِلُوۡھُمۡ حَتّٰی لَا تَکُوۡنَ فِتۡنَۃٌ وَّیَکُوۡنَ الدِّیۡنُ لِلّٰہِ۔ فَاِنِ انۡتَھَوۡا فَلَا عُدۡوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ۔ (البقرۃ: 191 تا 194)

اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اس جنگ کے دوران انہیں قتل کرو جہاں کہیں بھی تم انہیں پاؤ اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے تمہیں انہوں نے نکالا تھا۔ اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے۔ اور ان سے مسجد حرام کے پاس قتال نہ کرو یہاں تک کہ وہ تم سے وہاں جنگ کریں۔ پس اگر وہ تم سے جنگ کریں تو پھر تم ان کو قتل کرو۔ اور کافروں کی ایسی ہی جزا ہوتی ہے۔ پس اگر وہ باز آ جائیں تو یقیناً اللہ بہت مغفرت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ان سے جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اختیار کرنا اللہ کی خاطر ہو جائے۔ (آزادی مل جائے۔ دین اختیار کرنے کی کوئی پابندی نہ ہو) پس اگر وہ باز آ جائیں تو زیادتی کرنے والے ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی۔

پس یہ ہے خوبصورت تعلیم کہ جو عقل اور انصاف سے کام نہیں لینا چاہتے تو پھر انہیں انصاف قائم کرنے کے لئے سختی سے سمجھانا پڑتا ہے۔ لیکن اگر وہ عقل اور انصاف سے کام لیں تو پھر پیچھے نہیں پڑنا۔ پھر اپنے ہاتھ روک لو۔ بیشک انہوں نے پہلے بھی حملہ کیا ہو۔ لیکن ایک دفعہ جب ہاتھ روک لئے تو پھر ان کے پیچھے نہ پڑ جاؤ۔ اور پھر یہ کہا کہ جنگ صرف دین کے معاملے کیلئے ہے۔ اگر دوسروں کو پتا چل جائے کہ دین صرف اللہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور اس میں جبر نہیں ہے تو پھر اپنی ذاتی دشمنیوں کو یا ذاتی مفادات کو دین کا نام دے کر زیادتیاں نہ کرو۔

پس بڑا واضح حکم ہے کہ اگر جنگ ہے تو صرف اس لئے کہ اللہ کے دین کو ختم کرنے کیلئے جنگ کی جا رہی ہے اس لئے اللہ کے دین کو قائم رکھنے کیلئے تم بھی اسی طرح جواب دو۔ ذاتی مفادات اور ذاتی لالچوں اور دوسروں کی دولت پر قبضہ کرنے کی حرص اور ملکوں کو فتح کر کے اپنے زیرنگیں کرنے کیلئے جنگ نہیں کرنی۔ یا پھر اپنا اثر اور رعب قائم کرنے کیلئے جنگ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ بھی بڑا واضح ہے کہ اگر کوئی حملہ کرے تو جنگ کرو، خود حملہ نہیں کرنا۔ پھر جنگ صرف انہی سے کرنی ہے جو تم سے کر رہے ہیں۔ معصوموں اور غیر متعلقہ لوگوں کو ناجائز طور پر مارنا نہیں ہے۔ آج اگر مسلمان شدت پسند اس طرح کی جنگ کر رہے ہیں تو وہ بھی غلط کر رہے ہیں اور جو حکومتیں اور بڑی طاقتیں ہوائی حملے کر کے جو جنگیں کر رہی ہیں وہ بھی غلط کر رہی ہیں۔

پھر یہ بھی بڑا واضح ہے کہ باوجود اس کے کہ دشمن نے حملہ میں پہل کی ہے پھر بھی جنگ کو وہیں تک محدود رکھو۔ جنگ کو پھیلانا نہیں۔

آجکل کی بڑی بڑی حکومتیں اپنا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کیا وہ جنگ کو محدود رکھنے کی کوشش کر رہی ہیں یا پھیلانے کی۔ آجکل تو ذرا سی بات پر ایٹم بموں کے برسانے کی دھمکی دی جاتی ہے جس سے تباہی پھیلتی چلی جائے۔

پھر عبادت خانوں کو نقصان نہ پہنچاؤ ان کے اندر جا کر نہیں لڑنا۔ ہاں اگر دشمن یہ زیادتی کر رہا ہے اور باز نہیں آ رہا تو مجبوری ہے پھر اندر جا کر بھی لڑنا پڑتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَھَا وَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ اِنَّهٗ ھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ۔ وَاِنۡ یُّرِیۡدُوۡۤا اَنۡ یَّخۡدَعُوۡکَ فَاِنَّ حَسۡبَکَ اللّٰہُ۔ ھُوَ الَّذِیۡۤ اَیَّدَکَ بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ (الانفال: 62 تا 63) اور اگر وہ صلح کیلئے جھک جائیں تو تُو بھی ان کیلئے جھک جا اور اللہ پر توکل کر۔ یقیناً وہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اور اگر وہ ارادہ کریں کہ تجھے دھوکہ دیں تو یقیناً اللہ تجھے کافی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی نصرت کے ذریعہ اور مومنوں کے ذریعہ تیری مدد کی۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دشمن صلح کیلئے آمادہ ہو تو تم بھی فوراً جھک جاؤ، فوراً صلح کرو۔ پھر اس وہم میں نہ پڑو کہ کہیں وہ ہمیں دھوکہ نہ دے رہے ہوں۔ بیشک وہ دھوکہ دینے کا ارادہ بھی کرتے ہوں تب بھی تم نے صلح کی کوشش کرنی ہے۔ اگر جنگ خدا کے لئے ہے تو پھر خدا تعالیٰ ان کے دھوکے کے باوجود تمہیں کامیابی عطا فرما دے گا۔

اسی طرح قرآن کریم میں بہت سے احکامات ہیں جو مومنوں کو جنگ سے باز رہنے، صلح کی کوشش کرنے، ظلم سے بچنے اور بچانے کی ہدایت دیتے ہیں۔

پھر اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ کی صورت میں مسلمانوں کو ہدایت فرماتے تھے۔ اس زمانے میں جب جنگ میں دشمن کو قتل کر کے پھر اس کا چہرہ بھی بگاڑا جاتا تھا جسے مُثلہ کہتے تھے۔ مقتول کی کسی رنگ میں ہتک کرنا جائز سمجھا جاتا تھا۔ اسکے اعضاء کاٹے جاتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایک مسلمان کیلئے کسی بھی صورت میں یہ چیز جائز نہیں ہے۔ جو مر گیا اس کی کسی بھی طرح بے حرمتی نہیں ہونی چاہئے چاہے وہ دشمن ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب العتق، باب اذا ضرب العبد فلیجتنب الوجہ، حدیث 2559)

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کبھی دھوکہ دے کر قتل نہیں کرنا چاہئے۔ (صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ...... الخ، حدیث 4521) پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ نہ ہی کسی عورت کو مارنا ہے اور نہ ہی کسی بچے کا قتل کرنا جائز ہے۔ (مؤطا امام مالک، کتاب الجہاد، باب النھی عن قتل النساء والولدان فی الغزو، حدیث 981)

آجکل ٹی وی میں ہی ہم دیکھتے ہیں کہ ایئر سٹرائیکس (Air Strikes) سے کتنے معصوم بچے اور عورتیں مر رہی ہیں یا اپاہج ہو رہے ہیں۔ پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم صحیح ہیں اور اسلام کی تعلیم غلط ہے۔

پھر آپ نے پادریوں اور مذہبی رہنماؤں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ پھر بوڑھوں کو مارنے سے منع فرمایا (سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد التاسع، صفحہ 154، حدیث 18664-18665، باب جماع ابواب السیر، مطبوعہ الرشد ناشرون ریاض 2004ء) اور آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ صلح اور احسان کا سلوک رکھنا ہے اور اس کی بنیاد ڈالنی ہے۔

پھر آپ نے دشمنوں کے ملکوں میں اپنا ڈر اور خوف اور دہشت پیدا نہ کرنے کا ارشاد فرمایا (صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب فی الامر بالتیسیر ...... الخ، حدیث 4525) کہ اگر گئے ہو، جنگ کی صورت پیدا ہوئی ہے، اس ملک پہ تمہارا قبضہ ہو بھی گیا ہے تو جو تمہارے اس ملک کے شہری ہیں چاہے وہ تمہارے مذہب کو نہیں بھی ماننے والے تب بھی تم نے ان سے نیک سلوک کرنا ہے۔ تمہارا ڈر اور خوف ان پر قائم نہیں ہونا چاہئے۔

یہ نام نہاد مسلمان جو آجکل جنگ کی وجہ سے دہشتگردی کرتے پھر رہے ہیں اور مختلف جگہوں پر ان کی وجہ سے ایک خوف اور دہشت پھیلی ہوئی ہے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو دیکھنا چاہئے۔ لیکن بات وہی ہے جو ایک فرانس کے پریس والے نے کہی تھی کہ جب میں نے چند دہشتگردوں سے پوچھا کہ تمہیں پتا ہے دین کا علم کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا، نہ ہمیں قرآن کا علم ہے اور نہ دین کا علم ہے۔ ہم نے تو وہ کرنا ہے جو ہمارے لیڈروں نے ہمیں کہہ دیا۔

پھر دشمن کے چہرے پر زخم لگانے سے آپؐ نے منع فرمایا۔ (صحیح البخاری، کتاب العتق، باب اذا ضرب العبد فلیجتنب الوجہ، حدیث 2559) آجکل کی جنگ کے نتائج دیکھ لیں کہ چہرے بگڑ جاتے ہیں۔ لوگ اپاہج ہو جاتے ہیں۔

قیدیوں کے آرام کا خیال رکھنے کی آپؐ نے خاص طور پر ہدایت فرمائی۔ (المعجم الصغیر للطبرانی، جلد 1 صفحہ 146، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) عمارتیں گرانے اور درختوں کے کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد التاسع صفحہ 154، حدیث 18666، باب جماع ابواب السیر، مطبوعہ الرشد ناشرون ریاض 2004ء)

اب کیا کچھ ہے جو آجکل کی جنگوں میں نہیں ہو رہا اور ہر جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل اور آپ کے

کلامُ الامام

"تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔"

(ملفوظات، جلد 1 صفحہ 303)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

"تقویٰ کی شرط، قبولیت دعا کیلئے ایک غیر منفک شرط ہے۔"

(ملفوظات، جلد 1 صفحہ 108)

طالب دُعا: سکینہ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد

خلفائے راشدین کے عمل سے اور آپ کے صحابہ کے عمل سے یہ ثابت ہے کہ یہ صرف ہدایتیں نہیں تھیں بلکہ ایسا ان پر عمل بھی ہوا اور انصاف پسند تاریخ دان اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ بعض انصاف پسند مستشرقین بھی ہیں اور یہ لکھے بغیر نہیں رہتے۔

1949ء میں ایک امریکن پروفیسر روتھ کرینسٹن (Ruth Cranston) لکھنے والی ہیں جو مذہب کی ماہر بھی سمجھی جاتی تھیں اور اُس زمانے میں مذہب پڑھاتی تھیں۔ وہ کہتی ہیں کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی جنگ یا خونریزی کا آغاز نہیں کیا۔ ہر جنگ جو انہوں نے لڑی مدافعانہ تھی۔ وہ اگر لڑے تو اپنی بقا کو برقرار رکھنے کیلئے اور ایسے اسلحہ اور طریق سے لڑے جو اس زمانے کا رواج تھا۔ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ چودہ کروڑ عیسائیوں میں سے (1949ء میں جب اس نے یہ کتاب لکھی تھی اس وقت امریکہ کی آبادی چودہ کروڑ تھی) جنہوں نے حال ہی میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد انسانوں کو ایک بم سے ہلاک کر دیا۔ (یہ اس تباہی کا حوالہ ہے جو جاپان میں ایٹم بم گرا کے امریکہ نے کی تھی) کوئی ایک قوم بھی ایسی نہیں جو ایک ایسے لیڈر پر شک کی نظر ڈال سکے جس نے اپنی تمام جنگوں کے بدترین حالات میں بھی صرف پانچ یا چھ سو افراد کو تہ تیغ کیا۔ یعنی آنحضرت ﷺ کی پوری زندگی میں جو جنگیں ہوئیں ان میں زیادہ سے زیادہ پانچ چھ سو آدمی مرے ہوں گے۔ یہ وہ لکھنے والی لکھ رہی ہے۔

(Ruth Cranston، World Faith، Harper and Row Publishers، New York، 1949، Page 155)

پس اگر اعتراض کرنے والے ہیں تو بعض انصاف پسند بھی ہیں۔

تاریخ اس کی گواہ ہے کہ آپؐ نے انسانی جانوں کو بچانے کیلئے دشمنوں سے بعض ایسے معاہدے بھی کئے جن میں بظاہر مسلمانوں کی ذلّت نظر آتی تھی۔ ان میں سے ایک صلح حدیبیہ کا معاہدہ بھی ہے جو کفّار کی بدعہدی کی وجہ سے بعد میں ٹوٹ بھی گیا اور اس کے بعد پھر فتح مکہ بھی ہوئی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی۔ مکہ میں جو مسلمانوں کے ساتھ سلوک ہوتا رہا جس کے بعض واقعات مَیں نے شروع میں پیش کئے ہیں اور پھر کفّار کے مسلمانوں پر بار بار کے حملے جو ہوتے رہے یہ سب یہ تقاضا کرتے ہیں کہ کفار کو فتح مکہ کے بعد جو بھی سزا دی جاتی کم تھی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا۔ لیکن رحمۃ للعالمین اور امن و سلامتی کے شہنشاہ نے کیا سلوک کیا؟ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے آپ نے اعلان کیا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہ آج کے دن تم پر کوئی پکڑ نہیں ہے۔ تم آزاد ہو۔ بیشک اپنے دین پر قائم رہو لیکن امن سے رہنا ہوگا اور فتنوں اور جنگوں کو ختم کرنا ہوگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب حضرت عباس کسی طرح ابوسفیان کو جو اسلام کا سب سے بڑا دشمن تھا لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب فتح مکّہ سے پہلے مکّہ کے باہر مسلمانوں نے پڑاؤ ڈالا ہوا تھا تو اس وقت اسلامی لشکر کی وسعت دیکھ کر ابوسفیان کی زبان گنگ ہو گئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابوسفیان سے پوچھا کہ ابوسفیان کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ تجھ پر حقیقت روشن ہو جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ابوسفیان نے کہا مَیں اب سمجھ گیا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود ہوتا تو پھر ہماری مدد کرتا۔ ہمارے تین سو ساٹھ بت ہیں۔ ابوسفیان نے لَا اِلٰهَ اِلَّا الله کا اقرار تو نہیں کیا لیکن متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ حکیم بن حزام جو اس وقت ابوسفیان کے ساتھ تھے وہ ایمان لے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی کہ آپ جو اتنا بڑا لشکر لے کر آئے ہیں یہ اپنی قوم کو تباہ کرنے کیلئے لائے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں نے ظلم کئے، معاہدے توڑے اور جنگیں کی اور اب کہتے ہو کہ سزا بھی تمہیں نہ ملے۔ یہ سن کر ابوسفیان نے کہا کہ اگر مکّہ کے لوگ تلوار نہ اٹھائیں تو کیا وہ امن میں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، ہر وہ شخص جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے امن دیا جائے گا۔ ابوسفیان کی طبیعت فخر پسند تھی۔ حضرت عباس کے کہنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں آ جائے گا اسے بھی امن دیا جائے گا۔ جو کعبہ میں چلا جائے گا اسے بھی امن دیا جائے گا۔ جو اپنے ہتھیار پھینک دے گا اسے بھی امن دیا جائے گا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ابی رویحہؓ کے جھنڈے کے نیچے آنے والے کو بھی امن دیا جائے گا۔ ابی رویحہؓ کو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھائی بنایا ہوا تھا اور آپ نے حضرت بلال کو اس وقت کہا کہ تم یہ اعلان کرتے جاؤ کہ جو میرے بھائی ابی رُویحہ کے جھنڈے تلے آئے گا اسے بھی امن دیا جائے گا۔ (سیرۃ الحلبیۃ، جلد 3، صفحہ 114 تا 116، باب ذکر مغازیہ ﷺ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) پس ایک خوبصورت انتقام کا سبق آپ نے حضرت بلالؓ کو بھی دیا کہ وہ حبشی غلام جسے مکہ کی گلیوں میں گرم ریت پر پتھر رکھ کر گھسیٹا جاتا تھا وہ حبشی غلام آج مکّہ والوں کو اعلان کر کے یہ کہہ رہا ہے کہ اے مکّہ والو! اگر آج تم امن چاہتے ہو تو بلال کے بھائی کے جھنڈے کے نیچے آ جاؤ۔

پس یہ ہے وہ خوبصورت انتقام جو آپ نے مکّہ والوں سے حضرت بلال کو لینے کیلئے کہا۔ اس دوران جب لشکر مکّہ میں داخل ہو رہا تھا تو سعد بن عبادہ انصار کے کمانڈر تھے۔ انہوں نے ابوسفیان کو دیکھ کر کہا کہ آج خدا نے ہمارے لئے مکّہ میں داخل ہونا تلوار کے زور سے حلال کر دیا ہے۔ آج قریش قوم کو ذلیل کر دیا جائے گا۔ اس پر ابوسفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنی قوم کو قتل کرنے کی اجازت دے دی ہے کیونکہ ابھی ابھی انصار کے سردار اور اس کے ساتھی ایسا کہہ رہے تھے۔ یا رسول اللہ! آپ تو دنیا میں سب سے زیادہ نیک، سب سے زیادہ رحیم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے انسان ہیں۔ ابوسفیان کی یہ حالت دیکھ کر اس وقت صحابہ کے دل میں بھی رحم پیدا ہو گیا کہ کیا بیچارگی کی حالت ہے اس کی اور بجائے انتقام کے رحم کا جذبہ ان کو ابھر آیا۔ مکہ کی گلیوں میں جن صحابہ پر ظلم کیا جاتا تھا ان کے دلوں میں بھی رحم آ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی بات سن کر فرمایا کہ سعد غلط کہتا ہے۔ فرمایا آج کا دن تو رحم اور امن کا دن ہے۔ چنانچہ آپ نے جھنڈا سعد سے لے کر ان کے بیٹے قیس کو دے دیا کہ انصار کی کمانڈ اب تم کرو گے۔ (سیرۃ الحلبیۃ، جلد 3، صفحہ 118، باب ذکر مغازیہ ﷺ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پس اس کے بعد بھی سوائے جن چند لوگوں نے جنگ کی کوشش کی کسی نے کسی کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھایا اور تمام ان لوگوں کو جو سالہا سال آپ اور آپ کے ساتھیوں پر ظلم کرتے رہے تھے اور جنگوں کے ذریعہ سے ختم کرنے کی کوشش کرتے رہے تھے رحم فرماتے ہوئے معاف کر دیا۔

پس اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر ایسے حالات میں رحم اور شفقت کا سلوک فرماتے ہیں تو آجکل جبکہ اسلام کو بحیثیت دین تلوار کے زور سے ختم کرنے کی کوئی حکومت اور کوئی طاقت کوشش نہیں کر رہی پھر کس طرح یہ جائز ہے کہ غیر مسلموں کو ظلم سے مارا جائے جن میں معصوم بچے بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں بوڑھے بھی ہیں، اور پادری بھی ہیں اور مذہبی رہنما بھی ہیں۔

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا اور حقیقی اسلام کو پہچانا۔ دوسرے مسلمان اس انتظار میں ہیں کہ کوئی خونی مہدی آئے گا اور پھر جنگوں کا اجراء کرے گا لیکن وہ اپنے اس خیال میں غلط ہیں۔ جس نے آنا تھا وہ آ گیا اور امن اور پیار اور محبت سے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانے کیلئے ایک جماعت قائم کر گیا۔

پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم بتا کر غیر مسلموں کے منہ بھی بند کریں اور مسلمانوں کو بھی بتا دیں کہ اب اگر تم اسلام کی ترقی دیکھنا چاہتے ہو اور اس کا حصہ بننا چاہتے ہو تو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہو کر ہی یہ کر سکتے ہو۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ کسی خونی مہدی نے نہیں آنا۔ اب اسلام نے پھیلنا ہے اور یقیناً پھیلنا ہے اور اپنی امن پسند تعلیم سے پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اب دنیا کی بقا ہے تو اس میں کہ اسلام کو قبول کرے۔ اب مسلمانوں نے اپنی ترقی کو دیکھنا ہے تو صرف اس مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ کر دیکھ سکتے ہیں اس کے علاوہ اَور کوئی راستہ نہیں ہے اور وہی مسیح و مہدی جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آیا اور جس نے جماعت کا ایک سلسلہ قائم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر اسلام کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے اپنی تمام تر طاقتوں اور اپنی صلاحیتوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کرنے والے ہوں اور دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے والے ہوں، حقیقی پیغام پھیلانے والے ہوں اور دنیا کو بتائیں کہ آج اگر تمہاری بقا ہے تو اسلام میں ہے ورنہ دنیا تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ یہ تباہ ہو جائے گی اور اس کو بچانے والا کوئی اَور دین نہیں صرف دین اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو عقل بھی عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ حاضری کی جو رپورٹ ہے اس کے مطابق مستورات، لجنہ کی حاضری 20455۔ مرد حضرات کی حاضری 20618۔ کُل حاضری ہے 41073۔

نعروں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حاضری میں سب سے زیادہ جو بیرونی ممالک سے حاضری ہے وہ یُوکے (UK) کی ہے۔ تقریباً پونے تین ہزار۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جرمنی والے بھی یُوکے (UK) کی حاضری بڑھانے میں کافی کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ اس سے زیادہ ہوتی ہے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24 نومبر 2017)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (سورۃ البقرۃ:108)

اللہ کو چھوڑ کر تمہارے لئے کوئی سرپرست اور مددگار نہیں

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم. ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

حدیث نبوی ﷺ

”نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔“

(مسلم، کتاب الایمان)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہمیشہ بری صحبت سے بچنے کی ضرورت ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”تبلیغ کیلئے، نیک باتوں کو پہنچانے کیلئے تعلق ضرور قائم کرنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

اِستغفار کے یہی معنی ہیں کہ ظاہر میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور گناہوں کے کرنے والی قوّت ظہور میں نہ آوے

استغفار کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ جو جرائم اور گناہ ہوگئے ہیں ان کے بدنتائج سے خدا بچائے رکھے اور ان گناہوں کو معاف کردے اور ساتھ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 2 فروری 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ المومن اور سورۃ البقرہ کی درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں: حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ (المومن: 2تا4)
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ (البقرۃ:256)

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کی کیا اہمیت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کی شان اور عظمت بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت حٰمٓ سے لے کر اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک پڑھا اور آیۃ الکرسی بھی پڑھی تو ان دونوں کے ذریعہ سے اس کے شام کرنے تک کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے یہ دونوں شام کے وقت پڑھیں تو ان کے ذریعہ اس کے صبح کرنے تک حفاظت کی جائے گی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حمد کے لفظ کی کیا تعریف فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: واضح ہو کہ حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی مستحقِ تعریف کے اچھے فعل پر کی جائے۔ نیز ایسے انعام کنندہ کی مدح کا نام ہے جس نے اپنے ارادہ سے انعام کیا ہو اور اپنی مشیّت کے مطابق احسان کیا ہو۔ اور حقیقتِ حمد کما حقّہٗ صرف اسی ذات کے لئے متحقق ہوتی ہے جو تمام فیوض و انوار کا مبدء ہو اور علی وجہ البصیرت کسی پر احسان کرے نہ کہ غیر شعوری طور پر یا کسی مجبوری سے۔ حمد کے یہ معنی صرف خدائے خبیر و بصیر کی ذات میں ہی پائے جاتے ہیں اور وہی محسن ہے اور اوّل و آخر میں سب احسان اسی کی طرف سے ہیں اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اِس دنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی۔ اور ہر حمد جو اس کے غیروں کے متعلق کی جائے اس کا مرجع بھی وہی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجید کے لفظ کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجید ہے۔ بزرگی والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ بہت ہی قابل تعریف اور بلند شان والا ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ وہ جس کے فیض کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ جو دیتا ہے اور دیتا چلا جاتا ہے، کبھی نہیں تھکتا۔ پس آیت پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے صاحبِ مجد ہونے کے یہ معنی سامنے ہونے چاہئیں۔ پہلے حمد کے معنی پھر اس کے مجید ہونے کے معنی۔

سوال حضور انور نے لفظ عزیز کی کیا تعریف فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ عزیز ہے۔ یعنی وہ طاقتوں کا مالک ہے۔ سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے۔ اسے شکست دینا ناممکن ہے۔ سب عزّتیں اسی کی ہیں۔ اس کی قدر و قیمت کا کوئی شمار ہی نہیں ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ اس جیسا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔

سوال حضور انور نے علیم کے کیا معنی بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر فرمایا وہ علیم ہے۔ یعنی وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ اس چیز کا بھی جو ہو چکی ہے اور اس بات کا بھی جو آئندہ ہونے والی ہے۔ جس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے جس کا علم مکمل طور پر ہر چیز پر حاوی ہے۔ وہ خدا جس نے یہ آخری شریعت اتاری ہے، اس نے ہر زمانے کی ضروریات کا علم اس میں مہیا کر دیا اور اب ہر قسم کی حفاظت اور غلبہ اس پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے سے ہوگا اور ہو سکتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لفظ غافر الذنب کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ غَافِرُ الذَّنْبِ ہے۔ گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ پس اس کے آگے جھکتے ہوئے گناہوں کی بخشش مانگنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ عارضی ہوتی ہے۔ یعنی کوئی بھی دینی روحانی روشنی عطا ہوتی ہے تو وہ عارضی ہوتی ہے۔ اسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقی نور حاصل کرنے کا کیا ذریعہ بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: استغفار کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ ملے۔ اس کی تحصیل کیلئے پنجگانہ نماز بھی ہے۔ فرمایا ”تا کہ ہر روز دل کھول کھول کر خدا تعالیٰ سے مانگ لیوے۔ جسے بصیرت ہے وہ جانتا ہے کہ نماز ایک معراج ہے اور وہ نماز ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہے جس سے یہ امراض سے رہائی پا سکتا ہے۔“

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استغفار کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: اِستغفار کے یہی معنی ہیں کہ ظاہر میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور گناہوں کے کرنے والی قوّت ظہور میں نہ آوے۔ انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے۔ اور عوام کے واسطے استغفار کے دوسرے معنی بھی لئے جاویں گے کہ جو جرائم اور گناہ ہوگئے ہیں ان کے بدنتائج سے خدا بچائے رکھے اور ان گناہوں کو معاف کر دے اور ساتھ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے۔

سوال وہ کون سا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو اِن سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ اس دن وہ بداعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضبِ الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اسکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کیلئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دیدے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقی توبہ کے لیے کیا شرط بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری شرط ہے ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذِي الطَّوْلِ کے کیا معنی بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ ذِی الطَّوْلِ ہے وہ بہت دینے والا ہے۔ وہ فائدہ پہنچانے کی انتہا کر دیتا ہے۔ اس کی جو عطا ہے اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے پاس طاقت ہے۔ وہ سب کچھ عطا کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے خزانے لامحدود ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کریمہ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ زندہ وہی خدا ہے اور قائم بالذّات وہی خدا ہے۔ ہر ایک شخص جو اس کے سوا زندہ نظر آتا ہے وہ اسی کی زندگی سے زندہ ہے اور ہر ایک جو زمین یا آسمان میں قائم ہے وہ اسی کی ذات سے قائم ہے۔ حیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ ہے اور اَلْقَيُّوْم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے۔ اس کو اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔ حیّ کا لفظ عبادت کو اس لئے چاہتا ہے کہ اس نے پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا۔ انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہی استغفار ہے۔“

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شفاعت کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: خدا کے اِذن کے سوا کوئی شفاعت نہیں ہو سکتی۔ قرآن شریف کی رُو سے شفاعت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے بھائی کیلئے دعا کرے کہ وہ مطلب اس کو حاصل ہو جائے یا کوئی بلا ٹل جائے۔ پس قرآن شریف کا حکم ہے کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کے حضور میں زیادہ جھکا ہوا ہے وہ اپنے کمزور بھائی کیلئے دعا کرے کہ اس کو وہ مرتبہ حاصل ہو۔ یہی حقیقتِ شفاعت ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی کیا اعلیٰ شان بیان فرمائی؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ آپ نے غریب صحابہ کو تخت پر بٹھا دیا۔ اور آپ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ وہ لوگ باوجود اس کے کہ بت پرستی اور شرک میں نشوونما پایا تھا ایسے موحّد ہو گئے جن کی نظیر کسی زمانے میں نہیں ملتی۔ اور پھر آپ کی شفاعت کا ہی اثر ہے کہ اب تک آپ کی پیروی کرنے والے خدا کا سچا الہام پاتے ہیں۔ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر اس سے بڑھ کر اور زبردست شہادت کیا ہوگی کہ ہم اس جناب کے واسطے سے جو کچھ خدا سے پاتے ہیں ہمارے دشمن وہ نہیں پا سکتے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت کریمہ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۔ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ کی کیا تفسیر بیان فرمائی؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی کرسی کے اندر تمام زمین و آسمان سمائے ہوئے ہیں اور وہ ان سب کو اٹھائے ہوئے ہے۔ ان کے اٹھانے سے وہ تھکتا نہیں ہے۔ اور وہ نہایت بلند ہے۔ کوئی عقل اس کی کُنہ تک پہنچ نہیں سکتی۔ اور نہایت بڑا ہے۔ اس کی عظمت کے آگے سب چیزیں ہیچ ہیں۔ یہ ہے ذکر کرسی کا اور یہ محض ایک استعارہ ہے جس سے یہ جتلانا منظور ہے کہ زمین و آسمان سب خدا کے تصرف میں ہیں اور ان سب سے ان کا مقام دُور تر ہے اور اس کی عظمت ناپیدا کنار ہے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے کن کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد آج مَیں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ پروفیسر عبدالقادر ڈاہری صاحب کا ہے۔ یہ نوابشاہ کی رہنے والی تھیں۔ 22 جنوری کو 75 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 مئی 2018 بروز ہفتہ ساڑھے 10 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی:

نماز جنازہ حاضر

☆عزیزہ علیزے ارتضٰی علی

بنت مکرم سید ارتضٰی علی صاحب (سٹن، یو.کے)

7 مئی 2018ء کو 10 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم سید خلیل ارتضٰی علی صاحب (آف ہیورنگ) کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر مشتاق شیخ صاحب (آف راولپنڈی) کی نواسی تھی۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ تین چھوٹے بہن بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) محترم عبدالخالق شاد صاحب (لاہور)

24 / مارچ 2018ء کو 65 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جب بھی کوئی رقم ملتی سب سے پہلے اس پر چندہ وصیت ادا کرتے۔ اپنے مرحوم ماں باپ اور بھائیوں کے نام پر بھی چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ خلافت کے شیدائی تھے۔ خطبات کو بڑی باقاعدگی سے سنتے۔ ایم.ٹی.اے سے بے حد محبت تھی اور گھر میں اکثر ایم.ٹی.اے لگا کر رکھتے تھے۔ ہر کسی سے نرمی کا سلوک کرتے اور شفقت سے پیش آتے۔ آپ نے تقریباً 40 سال تک مختلف عہدوں پر جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی، 6 بیٹے اور متعدد پوتیاں پوتے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم میاں محمد ظفر اللہ صاحب

(علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور)

17 / مارچ 2018ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت میاں خدا بخش صاحب بھیروی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ اپنے حلقہ میں سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری مال اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کا گھر نماز سنٹر بھی رہا جہاں آپ بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتے تھے۔ لمبا عرصہ بینک کی ملازمت بڑی دیانتداری سے کرتے رہے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، جماعتی خدمات کیلئے ہر دم تیار رہنے والے، عہدیداروں کی عزت کرنے والے، خلافت کے جاں نثار، انتہائی نیک اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرمہ بی بی زبیدہ بھنو صاحبہ

(ماریشس، حال یو.کے)

90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کا تعلق ماریشس سے تھا لیکن لمبا عرصہ برطانیہ میں گزارا۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) چوہدری محمد حنیف صاحب (ہمبرگ، جرمنی)

9 / فروری 2018ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت شفیق باپ اور بہت اچھے خاوند تھے۔ جماعت کی خدمت کیلئے ہر دم تیار رہتے۔ مرحوم چندوں کے پابند تھے اور جب تنخواہ ملتی سب سے پہلے اپنا چندہ ادا کرتے۔ ملازمت کیلئے جہاں بھی جاتے اپنے گھر کو نماز سنٹر بنا لیتے۔ پاکستان ایئر فورس سے چیف وارنٹ آفیسر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 7 بیٹیاں اور متعدد نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(5) مکرم حبیب الرحمان صاحب

ابن مکرم خوشی محمد صاحب (ربوہ)

25 / نومبر 2017ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نمازوں کے پابند، قرآن کے عاشق اور دعا گو بزرگ انسان تھے۔ دفاتر تحریک جدید میں بطور کارکن 44 سال خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران اپنے محلہ میں بطور سیکرٹری مال خدمت بجالاتے رہے۔ اپنی بیماری کا عرصہ بڑے صبر اور ہمت سے گزارا۔

(6) مکرم چوہدری ظہیر احمد صاحب

ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (کینیڈا)

20 / مارچ 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ ایک مخلص خاندان سے تعلق رکھنے والے نیک فطرت اور صالح انسان تھے۔ آپ کے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کو ایک لمبا عرصہ بطور نیشنل سیکرٹری وصایا کینیڈا خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم کی اہلیہ بطور پرنسپل احمدیہ ایلیمنٹری سکول مسی ساگا (کینیڈا) خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ آپ مکرم منیر احمد صاحب چوہدری ڈائریکٹر ایم.ٹی.اے ٹیلی پورٹ امریکہ کے بھائی اور مکرم فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب (مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ کینیڈا) کے ماموں تھے۔

(7) مکرم مبارک احمد بٹ صاحب

ابن مکرم محمد صادق بٹ صاحب (کینیڈا)

4 / اگست 2017ء کو ربوہ میں 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حافظ عبدالعزیز صاحبؓ کے پڑپوتے، حضرت عبد الرحیم صاحبؓ عرف میاں پھولا کے نواسے اور حضرت بابو اسد اللہ صاحبؓ کے پوتے تھے۔ آپ کا بچپن قادیان میں گزرا۔ قادیان کی کبڈی ٹیم کے رکن تھے۔ تقسیم ہند کے بعد جہلم میں رہائش اختیار کی اور جہلم جماعت میں لمبا عرصہ سیکرٹری جائیداد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء کے پُر آشوب دور میں آپ کی دکان کو دو دفعہ لوٹا گیا مگر آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ 1997ء میں کینیڈا منتقل ہوگئے تھے۔

(8) مکرم کرنل (ر) نذیر احمد صاحب ابن مکرم دانشمند خان صاحب (آف پبی ضلع پشاور، حال شکاگو، امریکہ)

21 / اپریل 2018ء کو امریکہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ریٹائرمنٹ کے بعد امریکہ شفٹ ہوگئے اور وہاں شکاگو جماعت میں جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری وصایا کی حیثیت میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ جماعتی کاموں کیلئے ہمیشہ مستعد رہتے تھے۔ نظام جماعت کی اطاعت کو نہ صرف اپنا شیوہ بنایا بلکہ اپنی اولاد اور جاننے والوں کو بھی اس کی نصیحت کی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق (سابق امام مسجد فضل لندن) کے چھوٹے بھائی تھے۔

(9) مکرم سید بشیر احمد ناصر صاحب ابن مکرم سید عبد السلام صاحب (حلقہ کریم نگر، مصطفیٰ آباد، فیصل آباد)

12 / اپریل 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت سید فاضل شاہ صاحبؓ اور نانا حضرت سید بہاول شاہ صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، خلافت سے مضبوط تعلق رکھنے والے بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ

اہلیہ مکرم شفقت احمد صاحب (دار العلوم جنوبی، ربوہ)

22 / اپریل 2018ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے ساری زندگی نظام جماعت کی اطاعت اور خلافت کی بے لوث محبت میں گزاری۔ خلفاء کی تحریکات پر لبیک کہتے ہوئے اس میں حصہ لینے کی بھرپور کوشش کرتیں اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ نے لمبا عرصہ ضلع رحیم یار خان میں صدر لجنہ اور مختلف دوسرے عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبد العزیز شاہد وینس مرحوم (سابق امیر ومشنری انچارج جزائر فجی ویوگنڈا) کی بیٹی تھیں۔ آپ مکرم نعمان احمد صاحب شفقت (مربی سلسلہ) کی والدہ اور مکرم محمد ولید احمد صاحب (مربی ضلع بہاولنگر) کی ساس تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔“

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 123)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

ارشاد باری تعالیٰ

کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ (سورۃ البقرۃ :58)

جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact:9622584733,7006066375(Saqib)

کلامُ الامام

”نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیت پر گر پڑے۔“

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 123)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

خُطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 / اگست 2016ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ سیدہ خلعت پاشا واقفۂ نو کا ہے جو ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم سید ارسلان احمد واقف نو ابن سید قمر سلیمان احمد صاحب ربوہ کے ساتھ دو لاکھ پچاس ہزار پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی اور لڑکا واقف نو بھی ہیں اور ان کے والدین بھی وقف زندگی ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب ڈینٹسٹ ہیں فضل عمر ہسپتال میں، وقف زندگی کے طور پر کام کر رہے ہیں اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے نواسے ہیں۔ ان کے والد نے خود احمدیت قبول کی تھی اور بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ بڑے فعّال کارکن تھے جماعت کے۔ اسی طرح سید ارسلان احمد واقف نو، سید قمر سلیمان احمد کے بیٹے، حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کے پوتے، حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے پڑ پوتے ہیں۔ اس لحاظ سے دونوں کا تعلق خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت بھی کرے اور ان کی نسلوں میں بھی اور ان میں بھی خدمت کا وہ جذبہ جاری رکھے جو اُن کے بزرگوں نے دکھایا۔ مکرم بصیر احمد خان صاحب لڑکی کے اور مکرم مرزا عثمان احمد صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ مناہل خان بنت مکرم حبیب اللہ خان صاحب اپسم کا ہے جو عزیزم مرزا اسعد احمد ابن مکرم مرزا نعمان احمد صاحب اسلام آباد پاکستان کے ساتھ پانچ لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزہ مناہل حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی پوتی کی بیٹی ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نواسی۔ عزیزم مرزا اسعد احمد حضرت مرزا رشید احمد صاحب کے پڑپوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پڑ نواسے ہیں۔ نئی نسلوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے اپنے ماں باپ کے کاموں کو نہ صرف جاری رکھنا ہے بلکہ اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد ہے اسکے سب سے زیادہ مخاطب ان لوگوں کو اپنے آپ کو سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی ان کو عطا فرمائے اور انکی نسلوں کو بھی عطا فرمائے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ بارعہ مناہل کھوکھر واقفۂ نو کا ہے جو ملک طارق علی کھوکھر پاکستان کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ناصر الدین طاہر ابن مکرم خالد احمد عطا صاحب کے ساتھ پینتیس ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرم نعمان محمود صاحب لڑکی کے ماموں اس کے وکیل ہیں۔ اس خاندان کا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے رشتہ ہے، براہ راست نہیں لیکن ملک طارق علی کھوکھر صاحب مکرم ملک عمر علی کھوکھر صاحب کے بیٹے ہیں۔ دو بیویاں تھیں ان کی۔ پہلی شادی ان کی حضرت میر اسحاق صاحب کی بیٹی سے ہوئی تھی اور طارق علی کھوکھر کی والدہ جرمن نژاد ہیں۔ اسی طرح یہ بچی مکرم سلطان محمود انور صاحب کی نواسی ہے، جو واقف زندگی ہیں اور صدر انجمن احمدیہ میں رشتہ ناطہ کے ناظر بھی ہیں اور لمبا عرصہ ان کی خدمت ہے۔ اسی طرح ناصر الدین احمد صاحب کا تعلق جو ہے، یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نواسی کے بیٹے ہیں اور جوان کے والد ہیں وہ جماعت کے بڑے پرانے اور بڑے خدمتگار مکرم غلام احمد عطا صاحب کے بیٹے تھے۔ اس طرح یہ غلام احمد عطا صاحب کے پوتے ہیں۔ اور یہ بھی پرانا خدمت گزار خاندان ہے۔ اور اسی طرح ان کا رشتہ حضرت مسیح موعود کے خاندان سے بھی ملتا ہے۔ ان کو بھی اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور وفا اور اخلاص کا ہمیشہ مظاہرہ کرتے رہنا چاہئے اور یہی بات جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا اپنی نسلوں میں بھی ڈالیں، پیدا کریں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عمرانہ امجد واقفۂ نو کا ہے جو امجد آصف صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم دانش احمد خان مربی سلسلہ ربوہ جو شاہد رضوان خان صاحب یُو کے کے بیٹے ہیں کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ اور یہ دونوں ایک تو واقفۂ نو بھی ہے بچی اور بیٹا بھی مربی سلسلہ ہے۔ پھر لڑکا جو ہے وہ جماعت کے دیرینہ خادم حضرت مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب کا نواسہ ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: نواسہ ہے نا؟ نواسہ بنتا ہے نا؟ اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا: پس ان سب کو اپنے بزرگوں کے کاموں کو یاد رکھنا چاہئے جو انہوں نے جماعت کے لئے کئے اور ان قربانیوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ لڑکی کے وکیل ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ہیں اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح امامہ نورین واقفۂ نو کا ہے جو افضل بٹ صاحب کی بیٹی ہیں ربوہ سے۔ یہ عزیزم احسان احمد خان مربی سلسلہ ریسرچ سیل ابن مکرم تنویر احمد خانصاحب کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا مربی سلسلہ ہے لڑکا اور بیٹی بھی واقفۂ نو ہے۔ ان لوگوں کو ہمیشہ، زندگی کے ہر مرحلہ پر اپنی ذمہ داری کو بھی سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مکرم شکیل احمد بٹ صاحب جو لڑکی کے ماموں ہیں، لڑکی کے وکیل ہیں۔ اور سید مبشر احمد ایاز صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عطیۃ الحئی بنت مکرم منور احمد طارق صاحب لندن کا ہے۔ یہ عزیزم علی احمد ابن مکرم شیخ محمود احمد صاحب شہید کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے بھائی مقصود الٰہی صاحب ان کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ منتصرہ رفیق ہاشمی واقفۂ نو کا ہے جو رفیق احمد ہاشمی صاحب بیلجیم کی بیٹی ہیں اور عزیزم راجہ عثمان عبد اللہ ابن مکرم راجہ عبد اللطیف صاحب یُو کے کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر یہ طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ روشان رحمٰن بنت مکرم خلیل الرحمٰن صاحب لندن کا ہے جو عزیزم رضوان فضل اللہ خان ناصر لندن کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ فضل اللہ خان ناصر، نصر اللہ خان ناصر مرحوم مربی سلسلہ کے بیٹے ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ آمنہ بشارت بنت مکرم بشارت احمد صاحب کارکن جامعہ احمدیہ یُو کے کا ہے جو عزیزم رانا منیب احمد خان ابن مکرم رانا عبد الحکیم خان صاحب کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح طاہرہ نذیر بنت مکرم منیر ذوالفقار صاحب ناصر آباد سندھ پاکستان کا ہے جو عزیزم اویس احمد واقف نو ابن مکرم منیر احمد صاحب محمد آباد سٹیٹ پاکستان کے ساتھ دو لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر ہیں، مکرم مبشر احمد گوندل صاحب لڑکی کے اور مرزا حفیظ احمد صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صباحت یاسمین بنت مکرم محمد اسحاق ساجد صاحب کینیڈا کا ہے جو عزیزم مظفر احمد نسیم ابن مکرم نسیم احمد صاحب یُو کے کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ مریم محمود بنت مکرم مرزا محمود بیگ صاحب مرحوم یُو کے کا ہے جو عزیزم منصور احمد ابن مکرم طاہر جاوید صاحب یُو کے کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے ولی ان کے بھائی شاہ رخ خان صاحب ہیں۔

نکاحوں کے اعلانات کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اچھا۔ اب دعا کر لیں اللہ تعالیٰ یہ تمام رشتے ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت فرمائے، دعا کر لیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ، دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 18 مئی 2018)

......☆......☆......☆......

سٹڈی ابراڈ
Study Abroad
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
* NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
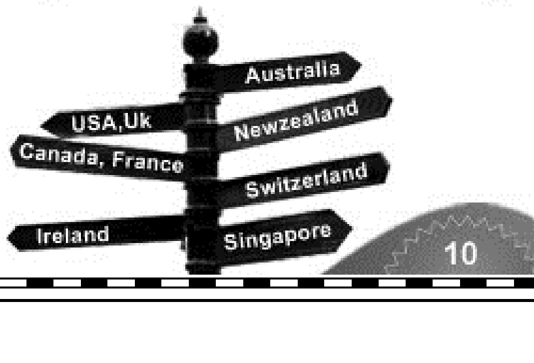

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8760: میں عثمان احمد .کے ولد مکرم طٰہٰ کنجو صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن Kuttivattam ہاؤس ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالا پورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30؍مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالرحمن العبد: عثمان احمد .کے گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8761: میں الطاف احمد .ایس ولد مکرم ایس .ایم شمس الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن 32/33 ونّگر نوری ڈاکخانہ پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23؍مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حکیم نور الدین العبد: الطاف احمد .ایس گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8762: میں دنیاس .ٹی .دین ولد مکرم تاج الدین .ایم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال تاریخ بیعت 2006، ساکن دار البرکات ڈاکخانہ کںّایور ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21؍مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد العبد: دنیاس .ٹی .دین گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8763: میں نیاز احمد ولد مکرم سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن Pallimedu ہاؤس ڈاکخانہ Kunissery ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21؍مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نثار احمد العبد: نیاز احمد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8764: میں ساجد احمد ولد مکرم اسماعیل خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 33 سال تاریخ بیعت 1999، جامعہ احمدیہ قادیان (حلقہ دار الانوار غربی) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13؍جنوری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اسماعیل خان العبد: ساجد احمد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8765: میں شیخ حیدر ولی ولد مکرم شیخ میرا ولی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال، موجودہ پتا: سرائے طاہر (حلقہ دار الانوار غربی) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: بٹلہ پینو مرّو ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18؍فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سلطان ظفر العبد: شیخ حیدر ولی گواہ: مدثر احمد بٹ

مسل نمبر 8766: میں عبدالحق بھیل ولد مکرم عبد الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 26 سال تاریخ بیعت 2007، موجودہ پتا: قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: گاؤں سوگر ضلع بھرتپور صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10؍مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عصمت اللہ العبد: عبدالحق بھیل گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر 8767: میں شہناز بانو سلیچہ زوجہ مکرم محمد سمیع سلیچہ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن چھوٹا ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29؍اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 4 مرلہ زمین بمقام چھوٹا ننگل (نصف حصہ) مع مکان، زیور نقرئی 1 انگوٹھی۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حافظ شریف الحسن الامۃ: شہناز بانو سلیچہ گواہ: سید کلیم الدین احمد

مسل نمبر 8768: میں حلیمہ .بی .بی زوجہ مکرم چاند علی ملک صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال، ساکن بتھان گاچھی، بھرولیا، ندیہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30؍مارچ 2018 صیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 23 گرام 22 کیریٹ، زمین 12 کٹھا (19 ڈسمل) بمقام دیوگرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رستم احمدی الامۃ: حلیمہ .بی .بی گواہ: محمد صابر ملّا

مسل نمبر 8769: میں روپیہ .بی .بی زوجہ مکرم محیر الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1993، ساکن ساجاپور، رادھا کنتہ پور، نودیہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31؍مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 23 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محیر الدین الامۃ: روپیہ .بی .بی گواہ: رستم احمدی

مسل نمبر 8770: میں خضر رضی اللہ ولد مکرم محمد ظفر اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ملے پلی آئی ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16؍مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/50,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد خالد ملکانہ العبد: خضر رضی اللہ گواہ: احسن غوری

مسل نمبر 8771: میں نفیسہ اختر زوجہ مکرم ڈاکٹر عطاء المنیب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ افضل گنج ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2؍اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 15 تولہ 22 کیریٹ (18 انگوٹھی، 2 نیکلس، 4 چین 4 بنگلس، 4 بالیاں) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ڈاکٹر خواجہ سید انصاری الامۃ: نفیسہ اختر گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8772: میں ممتاز رحمٰن زوجہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال، ساکن گانتلا ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21؍نومبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 33 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالروٴف الامۃ: ممتاز رحمٰن گواہ: محمد رستم احمد

مسل نمبر 8773: میں جاوید احمد لون ولد مکرم غلام محمد لون صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاٹھ پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23؍مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 11 مرلہ 7 کنال، 1 مکان بمقام کاٹھ پورہ، ایک مکان 5 مرلہ زمین پر بمقام قادیان۔ میرا گزارہ آمد از جائداد و تجارت ماہوار -/33,750 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شبیر احمد بھٹی العبد: جاوید احمد لون گواہ: طارق احمد طارق

مسل نمبر 8774: میں نزہت جاوید زوجہ مکرم جاوید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاٹھ پورہ تحصیل یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23/ مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 مرلہ زمین بمقام سری نگر، 10 مرلہ زمین پر تعمیر شدہ مکان بمقام جموں (1/4 حصہ) حق مہر -/30,000 روپئے، زیوارت قیمت 1 لاکھ 25 ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/43,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد طارق — الامۃ: نزہت جاوید — گواہ: محمد شبیر پڈر

مسل نمبر 8775: میں عافیہ جاوید بنت مکرم جاوید احمد لون صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاٹھ پورہ تحصیل یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25/ مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالرحمٰن فیاض لون — الامۃ: عافیہ جاوید — گواہ: طارق احمد لون

مسل نمبر 8776: میں راضیہ جاوید بنت مکرم جاوید احمد لون صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاٹھ پورہ تحصیل یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25/ مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالرحمٰن فیاض لون — الامۃ: راضیہ جاوید — گواہ: طارق احمد طارق لون

مسل نمبر 8777: میں ندا فرحت زوجہ مکرم معاذ احمد سلیچہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالبرکات ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18/ اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/40,101 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 1 انگوٹھی 1 کوکا، 1 جوڑی بالیاں (کل 3.980 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی 228.060 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: معاذ احمد سولیچہ — الامۃ: ندا فرحت — گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 8778: میں ایم.کے.عبدالرشید ولد مکرم ایم.کے.محمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 69 سال پیدائشی احمدی، ساکن ایم.کے.ایم فیبرکس ڈاکخانہ منارکاڈ ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15/ مارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 1 دکان بمقام منارکاڈ قیمت 18 لاکھ روپئے، رہائشی مکان بمقام منارکاڈ قیمت 1 کروڑ 85 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منور احمد.اے.اے — العبد: ایم.کے.عبدالرشید — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8779: میں خلیق احمد خان ولد مکرم اسلم احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن سرائے طاہر (حلقہ دارالانوار غربی) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30/ اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مشتاق احمد خان — العبد: خلیق احمد خان — گواہ: صادق رہبر

مسل نمبر 8780: میں امتہ الباری زوجہ مکرم شان محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24/ اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 3 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار -/1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبشر احمد خادم — الامۃ: امتہ الباری — گواہ: تنویر احمد خادم

مسل نمبر 8781: میں نصرت جہاں زوجہ مکرم حافظ سراج الدین بلال صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن کھارا (اچھرُ ال) تحصیل گھڑشنکر ضلع ہوشیار پور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19/ مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 4.96 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 40 گرام، حق مہر -/30,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حافظ سراج الدین بلال — الامۃ: نصرت جہاں — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8782: میں فرحانہ کمل.ایم زوجہ مکرم شفیق.ایس صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن مادھری نگر ڈاکخانہ مٹانور ضلع کنور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15/ ستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 16 گرام 22 کیریٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شفیق.ایس — الامۃ: فرحانہ کمل.ایم — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8783: میں توصیف احمد بٹ ولد مکرم گلزار احمد بٹ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: جامعہ احمدیہ (حلقہ دارالانوار غربی) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: آسنور تحصیل دمہال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26/ مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالمولانا — العبد: توصیف احمد بٹ — گواہ: عاقب احمد وگے

مسل نمبر 8784: میں کے.ایم.ابراہیم ولد مکرم کے.محمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال تاریخ بیعت 2012، ساکن کرناگ گیری (ماکانور) ڈاکخانہ مڈی کیری ضلع کوڈاگو صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3/ اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالقادر — العبد: کے.ایم.ابراہیم — گواہ: پی.کے.عبدالجلال

مسل نمبر 8785: میں عنایت اللہ ولد مکرم محمد رحمت اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 41 سال تاریخ بیعت 1990، ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونج ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4/ مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مجیب الرحمٰن — العبد: عنایت اللہ — گواہ: محمد رحمت اللہ

Prop. Tanveer Akhtar   8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سھارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ۝لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ۝ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگِ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہشمند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
జుబేర్
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619   Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالبِ دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالبِ دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالبِ دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعتی رپورٹیں

جلسہ یوم خلافت

☆جماعت احمدیہ جے پور میں مورخہ 27 رمئی 2018 کو مکرم لئیق احمد صاحب صدر جماعت جے پور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم نبی احمد نے کی۔ عزیزم توصیف احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات اور خلیفۂ وقت سے تعلق کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سمیع الرحمن، مبلغ انچارج جے پور)

☆جماعت احمدیہ دیوگھر میں مورخہ 27 رمئی 2018 کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم بلال احمد صاحب نے کی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (تنذیر شیخ معلم سلسلہ دیوگھر جھارکھنڈ)

☆جماعت احمدیہ پیرون، دھولپور صوبہ راجستھان میں مورخہ 27 مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم وسیم احمد صاحب نے کی۔ نظم عزیزم سمیر خان نے پڑھی۔ بعدہ عزیزم عارف خان اور مکرم رضاء الکریم صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ چتورا، بیر پور، کریم پور، چندسورا، بچگاؤں، مڈھا اور برونداؔ میں بھی جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب جماعت اور معلمین کرام کے تعاون سے یہ جلسے ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔ (شیخ عطاء العزیز، مبلغ انچارج دھولپور راجستھان)

☆اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 27 رمئی 2018 کو صوبہ چھتیس گڑھ کی جماعتوں بسنہ، بلاس پور، پردہ، مانڈھر اور پنڈری پانی میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تمام جماعتوں میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے علاوہ یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر ہوئی۔ اس موقع پر جماعت بسنہ اور پردہ میں حضور انور کا خطبہ جمعہ بذریعہ مائیک سنایا گیا۔ (خالد احمد ملکانہ، مبلغ انچارج صوبہ چھتیس گڑھ)

جماعت احمدیہ بھونیشور میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد

ہر سال کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ بھونیشور کو مورخہ 9 تا 15 رجولائی 2018 ہفتہ قرآن کریم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ● پہلا اجلاس بمقام مسجد حمد زیر صدارت مکرم انصار الحق صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد بھونیشور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم غلام احمد خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم بشیر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم الحاج شیخ عبدالحکیم صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ● دوسرا اجلاس مورخہ 10 رجولائی کو زیر صدارت مکرم غلام احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی مظہر الحق صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم بشیر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شیخ حبیب صاحب اور مکرم مجیب صاحب نے قرآن مجید کے متعلق مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ ● تیسرا اجلاس مورخہ 11 رجولائی کو مکرم شیخ عبدالحکیم صاحب سیکرٹری تعلیم کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ناصر خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم شفاء الدین صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم غلام احمد خان صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ ● چوتھا اجلاس مورخہ 12 رجولائی کو مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین خان صاحب سیکرٹری وقف نو کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مجیب احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم غلام احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی جاوید احمد صاحب مربی سلسلہ نور الاسلام اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ ● پانچواں اجلاس مورخہ 14 رجولائی کو مکرم انصار الحق صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید عبداللہ صاحب نے کی۔ نظم مکرم بشیر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی مظہر الحق خان صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ● چھٹا اور آخری اجلاس مورخہ 15 رجولائی کو مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھونیشور منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ناصر احمد خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم مولوی جاوید احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شیخ عبدالحکیم صاحب، مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب، مکرم سید عطاء المجیب عفیف صاحب، مکرم شاہنواز خان صاحب، اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ ہفتہ قرآن کریم اختتام پذیر ہوا۔ (فضل حق خان، مبلغ انچارج خوردہ ونیا گڑھ اُڈیشہ)

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ پٹنہ وگیا کا پہلا سالانہ اجتماع

☆ مورخہ 24 جون 2018 کو احمدیہ مسلم مشن ضلع پٹنہ وگیا میں مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا جس میں پٹنہ، گیا، بڑی تکیہ، جہاں آباد، گنگاہارہ اور پتلہ پور کے خدام واطفال نے شرکت کی۔ اجتماع کے پرگراموں کا آغاز نماز فجر اور درس القرآن سے ہوا۔ بعدہ خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ افتتاحی تقریب صبح نو بجے منعقد ہوئی۔ تلاوت اور عہد خدام و اطفال کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اختتامی تقریب مکرم شاہ ناصر احمد صاحب امیر ضلع پٹنہ وگیا کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (سید وحید الدین احمد، مبلغ انچارج ضلع پٹنہ وگیا)

سہ روزہ ریفریشر کلاس مجلس انصار اللہ مرشد آباد بنگال

مجلس انصار اللہ مرشد آباد کی جانب سے مورخہ 22 تا 24 جون 2018 سہ روزہ ریفریشر کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ بعد نماز عصر مکرم غلام مصطفی صاحب امیر ضلع مرشد آباد نے دعا کے ساتھ کلاس کا آغاز کیا۔ روزانہ خاکسار، مکرم عجیب الرحمن صاحب اور مکرم ضیاء الحق صاحب نائب مبلغ انچارج مرشد آباد نے کلاس لی۔ انصار کے قیام وطعام کا انتظام برہمپور مشن ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ مکرم انوار حسین صاحب ناظم انصار اللہ مرشد آباد اور مکرم بلبل احمد صاحب معلم سلسلہ کا خصوصی تعاون رہا۔ فجز اھم اللہ احسن الجزا۔ (ابو طاہر منڈل، مبلغ انچارج ضلع مرشد آباد بنگال)

جماعت احمدیہ پونچھ میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

جماعت احمدیہ پونچھ میں رمضان المبارک کے ایام میں احمدیہ مسجد میں روزانہ درس القرآن اور درس حدیث کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر پنجوقتہ نمازوں، درس وتدریس اور نماز تراویح میں شرکت کی۔ نیز احباب جماعت نے اپنے گھروں میں بھی نوافل اور تلاوت قرآن کریم کے ذریعہ ایک روحانی ماحول قائم کیا۔ رمضان کے بابرکت ایام میں احمدیہ مشن میں افطاری کا بھی انتظام کیا گیا۔ آخری عشرہ میں بعض خوش نصیب افراد کو اعتکاف کی سعادت نصیب ہوئی۔ مورخہ 16 رجون 2018 کو احمدیہ مسجد میں نماز عید ادا کی گئی جس میں پونچھ کے علاوہ درّہ دلیاں، شیندرہ، نونہ بانڈی اور منگناڑ کے احباب ومستورات نے بھی شرکت کی۔

(رفیق احمد طارق، مبلغ سلسلہ پونچھ)

درخواست دعا

خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیزم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب MD کے بعد FELLOWSHIP کا امتحان دے رہے ہیں۔ امتحان مورخہ 24-23 راگست کو بنگلور میں ہونا ہے۔ عزیز کی نمایاں کامیابی نیز دینی و دنیاوی ترقیات کے لیے قارئین بدر سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (غلام نعیم الدین، جوبلی ہلز حیدر آباد)

حدیث نبوی ﷺ

ذکر الٰہی کرنے والے اور

ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(بخاری، کتاب الدعوات)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدر آباد

کلامُ الامام

’’گناہ سے بچنے کیلئے جہاں دعا کرو

وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 123)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’مومنوں کی صحبت اور مجلس میں بیٹھنے والے

اللہ تعالیٰ کے فضل کے حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 رستمبر 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’مستقل دینی اور علمی مجلسیں لگائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 رستمبر 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 26-July-2018 Issue. 30

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20؍جولائی 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت خلّاد بن رافع زرقی انصاری ان خوش قسمت لوگوں میں شامل تھے جو غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی کثیر عطا فرمائی۔ معاذ بن رفاع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں اپنے بھائی حضرت خلّاد بن رافع کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بہت لاغر اور کمزور اونٹ پر سوار ہو کر بدر کی طرف نکلا یہاں تک کہ ہم برید مقام پر پہنچے جو روحہ کے مقام سے پیچھے ہے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا تو میں نے دعا کی کہ اے اللہ ہم تجھ سے نذر مانگتے ہیں کہ اگر تو ہمیں اس پر مدینہ لوٹا دے تو ہم اس کو قربان کر دیں گے پس ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ تم دونوں کو کیا ہوا ہے ہم نے آپ کو ساری بات بتائی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس رُکے اور آپ نے وضو فرمایا پھر جو بچا ہوا پانی تھا اس میں لعاب دہن ڈالا پھر آپ کے حکم سے ہم نے اونٹ کا منہ کھول دیا آپ نے اونٹ کے منہ میں کچھ پانی ڈالا پھر کچھ اس کے سر پر اس کی گردن پر اس کے شانے پر اس کی کوہان پر اس کی پیٹھ پر اور اس کی دُم پر ڈالا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ رافع اور خلاد کو اس پر سوار کر کے لے جا۔ راوی کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے ہم بھی چلنے کیلئے کھڑے ہوئے اور چل پڑے یہاں تک کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو منصف مقام کے شروع میں پا لیا اور ہمارا اونٹ قافلے میں سب سے آگے تھا رسول اللہ ﷺ نے جب ہمیں دیکھا تو مسکرا دیئے۔ آپ ﷺ کی دعا سے وہ کمزوری اس کی بالکل دور ہو گئی تھی۔ کہتے ہیں ہم چلتے رہے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر پہنچ گئے بدر سے واپسی پر جب ہم مصلی مقام پر پہنچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا پھر میرے بھائی نے اس کو ذبح کر دیا اور اس کا گوشت تقسیم کر دیا۔

ایک صحابی حضرت حارثہ بن سراقہ تھے۔ ان کی وفات 2 ہجری میں جنگ بدر کے موقع پر ہوئی تھی۔ ان کی والدہ ربیعہ بنت نذر حضرت انس بن مالک کی پھوپھی تھیں۔ ہجرت سے پہلے والدہ کے ساتھ یہ مشرف بہ اسلام ہوئے جبکہ آپ کے والد وفات پا چکے تھے۔ حضرت حارثہ بن سراقہ اپنی والدہ سے بہت حسن سلوک سے کام لینے والے تھے یہاں تک کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں حارثہ کو دیکھا۔ ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے اِن سے پوچھا کہ اے حارثہ تم نے کس حال میں صبح کی۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں یقیناً اللہ پر حقیقی ایمان رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو کیا کہہ رہے ہو کیونکہ ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ اس نوجوان نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا دل دنیا سے بے رغبت ہو گیا ہے میں رات بھر جاگتا ہوں اور دن بھر پیاسا رہتا ہوں یعنی عبادت کرتا ہوں اور روزے رکھتا ہوں اور میں گویا اپنے پروردگار عزوجل کا عرش ظاہری آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور میں گویا اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ باہم ایک دوسرے سے مل رہے ہیں اور اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس میں شور مچا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اسی پر قائم رہو تم ایک ایسے بندے ہو جس کے دل میں اللہ نے ایمان کو روشن کر دیا ہے پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے شہادت کی دعا فرمایئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کیلئے دعا کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پہلے انصاری تھے جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ حضرت حارثہ کی شہادت کی خبر جب ان کی والدہ کو ملی تو ان کی والدہ حضرت ربیعہ رسول کریم ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ آپ کو تو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنا پیار تھا بہت خدمت کیا کرتے تھے اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو میں صبر کر لوں گی اور اگر ایسا نہیں تو پھر خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ میں کیا کروں گی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے ام حارثہ جنت ایک نہیں بلکہ کئی جنتیں ہیں اور حارثہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے اس پر آپ کی والدہ واپس چلی گئیں اس حال میں کہ وہ مسکرا رہی تھیں اور یہ کہہ رہی تھیں کہ واہ واہ اے حارثہ۔

ایک صحابی ہیں حضرت عباد بن بشر۔ جنگ یمامہ میں گیارہ ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ انہوں نے مدینہ میں حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر حضرت سعد بن معاذ اور حضرت اسید بن حضیر سے پہلے اسلام قبول کیا۔ حضرت عباد بن بشر غزوہ بدر احد خندق اور تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہوئے۔ آپ ان اصحاب میں شامل تھے جن کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

آنحضرت ﷺ نے یہ ہدایت فرمائی کہ کعب کو چند لوگ خاموشی کے ساتھ کوئی مناسب موقع نکال کر قتل کر دیں اور یہ ڈیوٹی آپ نے قبیلہ اوس کے ایک مخلص صحابی محمد بن مسلمہ کے سپرد فرمائی اور انہیں تاکید فرمائی کہ جو طریق بھی اختیار کریں قبیلہ اوس کے رئیس سعد بن معاذ کے مشورہ سے کریں۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ نے سعد بن معاذ کے مشورہ سے ابو نائلہ اور دو تین اور صحابیوں کو اپنے ساتھ لیا اور کعب کے مکان پر پہنچے اور کعب کو اس کے اندرون خانہ سے بلا کر کہا کہ ہمارے صاحب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے صدقہ مانتے ہیں اور ہم تنگ حال ہیں کیا تم مہربانی کر کے ہمیں کچھ قرض دے سکتے ہو یہ بات سن کر کعب خوشی سے کود پڑا کہنے لگا واللہ وہ دن دور نہیں جب تم اس شخص سے بیزار ہو کر اسے چھوڑ دو گے اس پر محمد نے جواب دیا خیر ہم تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اختیار کر چکے ہیں اور اب ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس سلسلہ کا انجام کیا ہوتا ہے مگر تم یہ بتاؤ کہ قرض دو گے یا نہیں۔ کعب نے کہا کہ ہاں مگر کوئی چیز رہن رکھو۔ محمد نے پوچھا کیا چیز؟ اس بدبخت نے جواب دیا کہ اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ محمد نے غصہ کو دبا کر کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے جیسے آدمی کے پاس ہم اپنی عورتیں رہن رکھ دیں تمہارا تو اعتبار کوئی نہیں۔ اس نے کہا اچھا تو پھر بیٹے سہی۔ محمد نے جواب دیا یہ بھی ناممکن ہے کہ ہم اپنے بیٹے تمہارے پاس رکھوا دیں ہم سارے عرب کا طعن اپنے سر پر نہیں لے سکتے البتہ اگر تم مہربانی کرو تو ہم اپنے ہتھیار رہن رکھ دیتے ہیں کعب راضی ہو گیا اور محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی رات کو آنے کا وعدہ دے کر واپس چلے آئے۔ جب رات ہوئی تو یہ لوگ ہتھیار وغیرہ ساتھ لے کر کعب کے مکان پر پہنچے اور اس کو گھر سے نکال کر باتیں کرتے کرتے ایک طرف لے آئے اور پھر تھوڑی دیر بعد چلتے چلتے اس کو قابو کر کے قتل کر دیا۔ بہرحال کعب قتل ہو کر گرا اور محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی وہاں سے رخصت ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کو اس قتل کی اطلاع دی۔ جب کعب کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو شہر میں ایک سنسنی پھیل گئی اور یہودی لوگ سخت جوش میں آ گئے اور دوسرے دن صبح کے وقت یہودیوں کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ ہمارا سردار کعب بن اشرف قتل کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی باتیں سن کر فرمایا کہ کیا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ کعب کس کس جرم کا مرتکب ہوا ہے اور پھر آپ نے اجمالاً ان کو کعب کی عہد شکنی تحریک جنگ اور فتنہ انگیزی اور فحش گوئی اور سازش قتل وغیرہ کی کارروائیاں یاد دلائیں جس پر یہ لوگ ڈر کر خاموش ہو گئے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہیں چاہئے کہ کم از کم آئندہ کیلئے ہی امن اور تعاون کے ساتھ رہو اور عداوت اور فتنہ وفساد کے بیج نہ بوو۔ چنانچہ یہود کی رضامندی کے ساتھ آئندہ کیلئے ایک نیا معاہدہ لکھا گیا اور یہود نے مسلمانوں کے ساتھ امن وامان کے ساتھ رہنے اور فتنہ وفساد کے طریقوں سے بچنے کا از سر نو وعدہ کیا۔ حضرت عباد بن بشر کا شمار فاضل صحابہ کرام میں ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ تین شخص انصار میں سے ایسے تھے کہ انکے اوپر کسی اور کو افضل شمار نہیں کیا جا سکتا اور وہ تھے حضرت سعد بن معاذ، حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر۔

حضرت عباد بن بشر سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے انصار کے گروہ تم لوگ میرے شعار ہو یعنی وہ کپڑا جو سب کپڑوں سے نیچے ہوتا ہے اور بدن سے ملا رہتا ہے اور باقی لوگ دثار ہیں یعنی وہ چادر جو اوپر اوڑھی جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اطمینان ہے کہ تمہاری طرف سے مجھے کوئی تکلیف دہ بات نہیں پہنچے گی۔ حضرت عباد بن بشر جنگ یمامہ میں 45 سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں آپ نے عباد بن بشر کی آواز سنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عائشہ کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ میں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ عباد پر رحم کر۔

حضرت عباد صلح حدیبیہ کے سفر میں بھی شامل تھے۔ اس سفر میں آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کی بڑی جمعیت کے آگے آگے رہنے کیلئے حضرت عباد بن بشر کی کمان میں بیس سواروں کا دستہ متعین فرمایا۔ آپ بہت قابل اعتماد صحابی تھے۔ حدیبیہ کے موقع پر ہونے والی بیعت رضوان میں بھی آپ شامل تھے۔ غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے دریافت فرمانے پر کہ کون آج رات ہمارے لئے پہرہ دے گا؟ حضرت عباد بن بشر اور حضرت عمار بن یاسرؓ آگے بڑھے اور عرض کی کہ ہم پہرہ دیں گے۔ چنانچہ دونوں نے باری باری پہرہ دیا۔ رات کی تاریکی میں قبیلہ نجد کے ایک شخص نے حضرت عباد بن بشر پر تیر چلایا آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ تیر آپ کے جسم میں پیوست ہو گیا لیکن آپ نماز پڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ اس نے تین دفعہ تیر مارا اور آپ کا کافی خون بہہ گیا۔ لیکن آپ نے نماز نہیں توڑی۔ نماز مکمل کر کے آپ نے حضرت عمار بن یاسر کو جگایا۔ انہوں نے کہا کہ تم نے مجھے پہلے کیوں نہ جگایا؟ حضرت عباد بن بشر نے کہا کہ میں سورۃ کہف کی تلاوت کر رہا تھا۔ میرا دل نہ چاہا کہ میں نماز توڑوں۔ جنگ یمامہ میں آپ شہید ہوئے۔

ایک صحابی حضرت سواد بن غزی ہیں۔ جو انصاری تھے۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنو عدی بن نجار سے تھا غزوہ بدر اور احد اور خندق اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں انہوں نے خالد بن ہشام مخزومی کو قید کیا تھا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے آپ کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تھا آپ وہاں سے عمدہ کھجوریں لے کر آئے نبی کریم ﷺ نے ان سے ایک صاع کھجوریں دو صاع عام کھجوروں کے بدلے میں خریدیں۔ غزوہ بدر کے موقع پر آنحضرت ﷺ ایک تیر سے مسلمانوں کی صفیں سیدھی کر رہے تھے۔ آپ کا تیر حضرت سواد کے سینے میں چبھ گیا۔ حضرت سواد نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجھے ناحق تیر مارا ہے واللہ میں تو اس کا بدلہ لوں گا۔ آنحضرت ﷺ نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ اچھا سواد تم بھی مجھے تیر مار لو۔ آپ نے اپنے سینے سے کپڑا اٹھا دیا سواد نے فرط محبت سے آگے بڑھ کر آپ کا سینہ چوم لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے پوچھا سواد یہ تمہیں کیا سوجھی؟ اس نے رقت بھری آواز میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ دشمن سامنے ہے کچھ خبر نہیں کہ یہاں سے بچ کے جانا بھی ملتا ہے یا نہیں میں نے چاہا کہ شہادت سے پہلے آپ کے جسم مبارک کو چھو لوں اور پیار کر لوں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے آپ کیلئے بھلائی کی دعا کی۔

اللہ تعالیٰ ان چمکتے ستاروں کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی عشق رسول عربی کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad